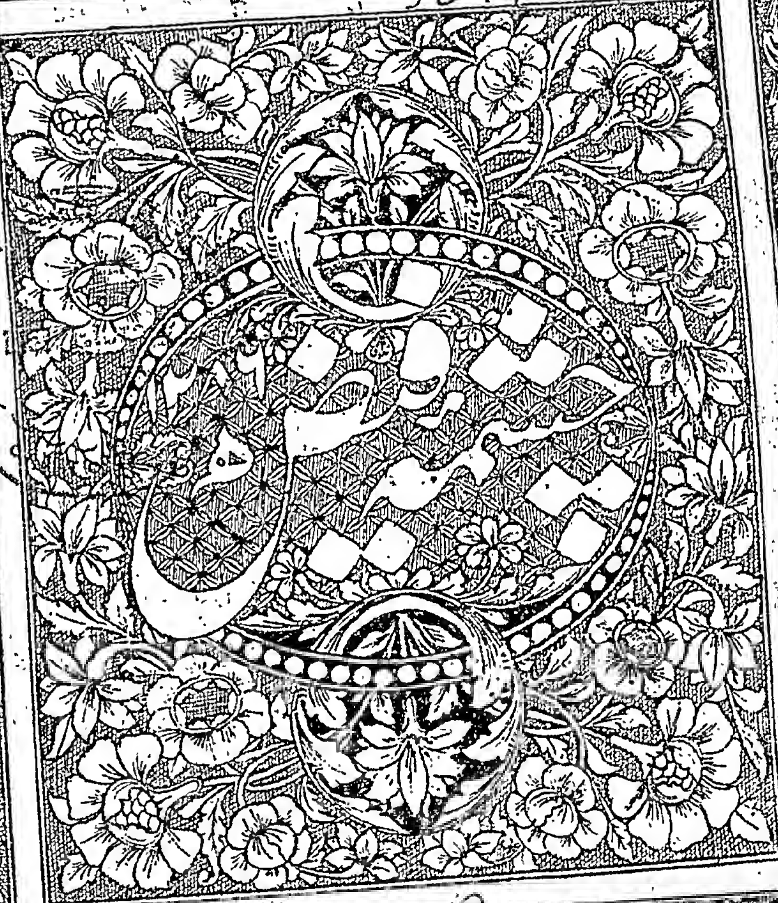
ومن يتوكل على الله فهو حسبه



مطبع مصطفائی ١٢٨٥ محمد مصطفی خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ کُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ وَّهُوَ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ وَجَعَلَ مِیَاهَ الْاَنْهَارِ وَالْاَبْحَارِ
وَالْاٰبَارِ طَاهِرًا وَّمُطَهِّرًا لِّلْمُؤْمِنِیْنَ وَشَرَّفَ الزَّمْزَمَ عَلٰی سَآئِرِ الْاٰبَارِ وَاٰتٰی بِمَآءٍ مَّعِیْنٍ
وَکَرَّمَ بَنِیْ اٰدَمَ عَلٰی سَآئِرِ الْمَخْلُوْقَاتِ وَجَعَلَهٗ مِنْ مَّآءٍ مَّهِیْنٍ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ فُضِّلَ
بِاِعْطَآءِ حَوْضِ الْکَوْثَرِ مِنْ بَیْنِ النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِهِ الطَّیِّبِیْنَ وَاَصْحَابِهِ الطَّاهِرِیْنَ
وَعَلٰی تَابِعِیْهِمْ وَتَبَعِهِمْ اَجْمَعِیْنَ خُصُوْصًا عَلَی الْاَئِمَّةِ الْمُجْتَهِدِیْنَ وَمَشَائِخِنَا الْکَامِلِیْنَ اِلٰی یَوْمِ
الدِّیْنِ بعد اسکے کہتا ہے بندہ بارگاہ احد خادم العلماء والاولیاء علی محمد غفر اللہ الصمد لکھنؤ وطن دار العلم فرنگی محل مسکن مقلد مذہب حنفی
وابستۂ سلسلۂ قادری و چشتی ابن ابر مدرار منقول و معقول بحر زخار فروع و اصول غواص محیط تحقیق آشنای لجۂ تدقیق تاج الکملا
خاتم الفقہا آبیار ریاض ملت و دین مولانا و مقتدانا و استاذنا مولوی محمد معین ابن عمدۃ الاتقیا زبدۃ الاصفیا دریای
ناپیداکنار علم و حکمت سحاب گوہر بار ہدایت و افاضت قدوۃ المفسرین سند المحدثین وارث الانبیاء والمرسلین آیۃ
اللہ فی العالمین مرشدنا و مولانا محمد مبین اسکنہما اللہ فی اعلی علیین و رزقہم شفاعۃ سید المرسلین کہ مسائل پانی کے دریافت
کی حاجت اکثر ہے اور لوگونکو اوس سے آگہی کمتر ہے طاہر نجس نہین پہچانتے جائز ممنوع نہین جانتے ہرچند فقہ کی کتابون
سے ظاہر ہے لیکن فہم عوام اوسکی ادراک سے قاصر ہے اسواسطے اردو مین یہ رسالہ لکھا قطرہ قطرہ جمع کرکے چشمۂ فیض اوسکا نام
رکھا فارسی مین تاریخ کہی کہ یادگار رہے سال تالیف کا شمار رہنے سے چون شد جمع مجموعہ از فیض حق + کہ نازل کند آب را از سما
پی سال تالیف و ترتیب آن + رقم ساختم چشمۂ فیض ما + تحریر یہ تفصیل ابواب چشمون پر تقسیم فصول ہے معتبر
کتابون سے منقول ہے مقدمے سے آغاز کلام ہے خاتمے پر اختتام ہے بیان مین بہت آسانی رکھی تاکہ ہر
ہندی کی چندی کی تکرار الفاظ سے وسواس نہین کیا اختصار عبارت کا پاس نہین کیا کہنے تکلف ہر ایک

کی سمجھ مین نہ آئے جو دقت اوس سے ہو نہ ہو اوٹھاے متفرق یہ سب مسائل تو کتابون مین تھین سے
نہایت جزئیات ایک جگہ کہین نہ ملین تے الٰہی تیری بارگاہ مین قبول ہو کہ یہ رات دن کی محنت وصول
ہو آپ اون کتابون کے نام سنئے جنسے انتخاب کیا ہے جو آج اون فراہم کرکے مجموعہ ترتیب دیا ہے تفسیر
بیضاوی + تفسیر معالم التنزیل + تفسیر مدارک + تفسیر کشاف + تفسیر خازن + موضح قرآن + جامع ترمذی
سنن ابن ماجہ + مشکوۃ شریف + لمعات التنقیح + اشعۃ اللمعات + ہدایہ + کفایہ + عنایہ + بنایہ + فتح القدیر
غایۃ البیان + مختصر وقایہ + شرح وقایہ + کشف الوقایہ + کمال الدرایہ + ابو المکارم + برجندی + حاشیہ چلپی
+ حاشیہ ملا عصام الدین + شرح مختصر وقایہ مولانا فخر الدین + کنز الدقائق + بحر الرائق + نہر الفائق +
زیلعی + جامع الرموز + معدن شرح کنز + عینی شرح کنز + مضمرات شرح قدوری + کافی شرح وافی + در مختار
طحطاوی + منیۃ المصلی + غنیۃ المستملی + الیاس شرح منیۃ المصلی + برہان شرح مواہب الرحمن + جامع صغیر
ارکان اربعہ + نور الایضاح للشرنبلالی + منتخب الایضاح مشہور بچار مذہبی + سراج المنیر + خزانۃ الروایات
مطالب المومنین + تحفۃ الفقہا + صلوۃ مسعودی + رسائل زینیہ + فتاوی قاضیخان + فتاوی عالمگیریہ
مختار الفتاوی + فتاوی قنیہ + فتاوی سراجیہ + فتاوی حمادیہ + فتاوی کافوریہ + فتاوی تاتارخانیہ +
فتاوی بزازیہ + خلاصۃ الفتاوی + ان سب کا چھاننا ایسا آسان نہین یہ دین کی باتین ہین داستان نہین
عرق ریزی جانفشانی کی ہے راتون کو پلک سے پلک نہین لگی ہے امید کہ مفید انام ہو خلق مین نفع
اسکا عام ہو مستفیضون سے طلبگار دعا ہون آگے مطلب شروع کرتا ہون آجیانا اگر کہین خطا پائین
دامن عفو سے چھپائین اللہ سے بہر حال اعانت چاہیے اوسی طرف سے ہدایت چاہیے ھو حسبی
ونعم الوکیل نعم المولی ونعم النصیر مقدمہ اللہ تعالی نے فرمایا المال والبنون زینۃ الحیوۃ الدنیا
والباقیات الصالحات خیر عند ربک ثوابا وخیر املا مال اور بیٹے رونق ہین دنیا کے جیتے اور رہنے والی نیکیان
بہتر ہین تیرے رب کے ہان بدلا اور بہتر ہے توقع اور بعض مفسرین نے باقیات صالحات کی یہ تفسیر کی ہے ھی الاعمال
الصالحۃ التی تبقی لہ ثمراتھا ابد الآباد انتہی یعنی وہ اچھے کام ہین کہ باقی رہین اونکے کرنیوالے کے واسطے فائدے
ہمیشہ عن انس رضی اللہ عنہ سبع یجری للعبد اجرھن وھو فی قبرہ بعد موتہ من علم علما
او اجری نھرا او حفر بئرا او بنی مسجدا او ورث مصحفا او ترک ولدا یستغفر لہ بعد موتہ او غرس نخلا
حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سات چیزین ہین جاری رہتا ہے بندے کے واسطے اونکا ثواب حالانکہ بندہ قبر مین
ہے بعد مرنے کے ایک تعلیم علم دینی دوسرے نہر جاری کرنا تیسرے کنوان کہدوانا چوتھے مسجد بنانا پانچوین قرآن
دے جانا یا کسیکو دے جانا چھٹے اولاد صالح چھوڑنا کہ طلب مغفرت کرے اوسکے واسطے ساتوین درخت لگانا

بحر اول پانی جاری ہونے کے بیان میں پہلا چشمہ پانی کی کیفیت کے بیان مین فرمایا اللہ تعالی نے
وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِي سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَاءِ اور وہی ہے جسنے بنائے آسمان
اور زمین چھ دن مین اور تھا اوسکا تخت پانی پر تھا فرمایا کعب الاحبار نے کہ پیدا کیا اللہ تعالی نے یاقوت سبز اور اوسکی
طرف نظر ہیبت سے دیکھا وہ پانی ہو گیا پھر ہوا کو پیدا کیا اور پانی کو ہوا پر ٹھہرایا پھر عرش کو پانی پر رکھا روایت
سدی ابن عباس اور اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے منقول ہے کہ پہلے پیدایش آسمان اور زمین سے دو چیزین پیدا ہوئی
تھین عرش اور پانی جسوقت ارادہ الٰہی متعلق ہوا کہ زمین و آسمان پیدا کرے پانی سے دہوان اوٹھایا
اوس سے آسمان اور زمین پیدا کی تفصیل اسکی تفسیرون مین مذکور ہے بسبب طول نہ لکھے اور مراد عرش کے پانی پر
ہونے سے یہ ہے کہ کوئی حائل ان دونون کے درمیان مین نہ تھا نہ یہ کہ عرش پانی پر تھا اور مراد پانی سے دریا
کا پانی نہین ہے بلکہ یہ وہ پانی ہے جو عرش کے نیچے تھا اور یہ بھی احتمال ہے کہ مراد پانی سے دریا کا پانی ہو جسکے
حاملان عرش [illegible] مین ہین اور بعض نے کہا ہے کہ عرش کا پانی پر ہونا یہ کنایہ ہے قدرت الٰہی سے وعن ابی ہریرۃ
رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما بین النفختین اربعون قالوا یا ابا ہریرۃ اربعون
یوما قال ابیت قالوا اربعون شہرا قال ابیت قالوا اربعون سنۃ قال ابیت ثم ینزل اللہ من السماء ماء
فینبتون کما ینبت البقل قال ولیس من الانسان شیء لا یبلی الا عظما واحدا وھو عجب الذنب ومنہ
یرکب الخلق یوم القیامۃ متفق علیہ حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ فاصلہ دونون نفخون مین چالیس کا ہے صحابہ نے پوچھا اے ابا ہریرہ چالیس روز کا فاصلہ ہے فرمایا اوسکے
جزم سے انکار کی صحابہ نے کہا چالیس مہینے کا ہے فرمایا اوسکے یقین سے انکار کی صحابہ نے کہا چالیس برس کا فرمایا
مین نے کہا یہ بھی نہین کہہ سکتا ہون پھر اللہ تعالی آسمان سے پانی برسائیگا پھر پیدا ہونگے آدمی اور جاندار چیزین
جسطرح سبزہ اور گھانس زمین سے اوگتی ہے کہا کہ اور کوئی چیز انسان کی ایسی نہین کہ بوسیدہ نہو مگر ایک ہڈی
ریڑھ کی اور اوسی سے قیامت کے دن انسان پیدا کیا جائیگا اور بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ قیامت کے دن مثل منی
کے پانی برسیگا اوس سے حق تعالی مردے زندہ کریگا فرمایا حق سبحانہ تعالی وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً بِقَدَرٍ فَاَسْكَنَّاهُ
فِي الْاَرْضِ اور اوتارا ہمنے آسمان سے پانی ماپ کر اوسکو ٹھہرایا زمین پر بعض مفسرین اسکی تفسیر مین لکھتے ہین کہ
وہ پانچ نہرین ہین سیحون نہر ہند جیحون نہر بلخ دجلہ و فرات نہرہاے عراق نیل نہر مصر اللہ تعالی نے
اونہین پانچون نہرونکو ایک نہر سے نہر دون جنت سے زمین پر لا کے پہاڑون مین سپرد کیا اور پھر پہاڑون سے تمام
روے زمین پر دریا جاری کیے لوگونکے نفع کے واسطے اور ارشاد فرمایا اللہ تعالی نے وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ
مِّنْ مَّاءٍ اور اللہ تعالی نے بنایا ہر پھرنے والا ایک پانی سے بعض مفسرین نے اسکی تفسیر مین لکھا ہے کہ پہلے

اللہ نے پانی پیدا کیا پھر پانی سے آگ اور ہوا اور مٹی پیدا کی پھر آگ سے جنات اور ہوا سے فرشتے اور مٹی سے
آدم و حیوانات زمین کے پیدا کیے اور بعض مفسرین فرماتے ہین کہ اصل شیرین پانی کی سنگ بیت المقدس سے ہے
دوسرا چشمہ پانی جاری کی تعریف مین بعض نے کہا جاری اوسے کہتے ہین جو کہ تنکے کو بہا لیجاے بعض نے
کہا جاری وہ ہے کہ عرض مین ہاتھ رکھنے سے اوسکا بہنا بند نہ ہو جاے بعض نے کہا جاری وہ ہے
کہ بہا لیجاے کسی چیز کو اگرچہ تھوڑی ہو بعض نے کہا جاری وہ ہے جسکے ساتھ مٹی اور پتے بہجائین اور امام
ابی یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک جاری وہ ہے کہ زمین ہاتھ ڈبونے سے نہ کھلجاے اور بعض نے
کہا جاری وہ ہے کہ بہا لیجاے نجاست دوسری مرتبہ ہاتھ ڈبونیکے پہلے یعنی جسکا استعمال مکرر نہو اور بعض نے
کہا جاری وہ ہے کہ جسکو لوگ جاری شمار کرین یہی قول صحیح ہے اسی پر فتوی ہے تیسرا چشمہ برسات کے
پانی کے بیان مین مسئلہ جس پانی سے پاکی حاصل ہوتی ہے وہ سات پانی ہین مینہ کا پانی دریا کا پانی نہر کا
پانی کنوین کا پانی برف کا پانی اولے کا پانی چشمے کا پانی طہارت آب مطلق سے جائز ہے جیسے مینہ
اور بحر اور دریا اور حوض کا پانی نہ آب مقید سے جیسے گلاب و آب فواکہ و آب بقول اور جائز ہے
اوس پانی سے جو مخلوط ہو شے طاہر سے اگر تھوڑی مخالطت ہو اور پانی کا نام و رقت باقی ہو مسئلہ
چھت پر نجاست ہے اور پانی برسا اور پرنالہ بہا اگر نجاست پرنالے کے نزدیک ہے اور نصف یا زیادہ پانی
نجاست سے ملا ہوا پرنالے سے گرتا ہے تو ناپاک ہے ورنہ پاک ہے مسئلہ چھت پر نجاست کئی جگہ ہے مگر پرنالے
کے قریب نہین ہے اور پانی برسا اور بہا نجس نہوگا اوسکا حکم آب جاری کا ہے مسئلہ برف اور برسات کا پانی گلیون
مین جاری ہے اگر رنگین نہین ہے تو وضو جائز ہے بیکراہت اور اگر اوسمین نجاست ملی ہے لیکن پانی غالب
ہے تو وضو جائز ہے مگر کراہت سے خالی نہین مسئلہ برسات کا پانی جب تک ٹپکتا ہے اوسکا حکم جاری کا ہے
اگر چھت پر نجاست پڑی ہے اوس سے ٹپکے پانی بہا پھر کپڑے پر ٹپکا نجس نہ کریگا جب تک نجاست پانی کو متغیر
نکرے مسئلہ چھت مین سوراخ و نجاست ہے اور پانی برسا اور بہا اور کپڑے پر ٹپکا صحیح یہ ہے کہ اگر
بعد اسکے مینہ نہ تھا تو جو سوراخ سے ٹپکا ہے پاک ہے جبتک متغیر نہوا اور جب برسنا موقوف ہو جاے اور پھر سوراخ سے
کوئی چیز بہے یا ٹپکے نجس ہے مشائخ متاخرین نے کہا یہی مختار ہے مسئلہ جنب باران شدید مین ننگا کھڑا ہے
بعد کلی کرنے اور ناک مین پانی ڈالنے کے اوسکے سب اعضاء دھو گئے تو وہ پاک ہوگا اسلیے کہ وہ پانی جاری
ہے مسئلہ برسات کے پانی سے نہر جاری ہوئی اور اوسمین گلیون اور چھتون سے پانی بہکے جاتا ہے
لیکن نہر کا پانی اوس پر غالب ہے تو وضو کرنیکا کچھ مضائقہ نہین اور بعض نے لکھا ہے کہ برسات کا پانی جو گلیونسے
بہکے نہر مین جاتا ہے اور گلیون مین نجاست ہوتی ہے اور نہر مین اسکے سوا اور پانی نہین ہے تو اس سے بھی وضو کا

کچھ مضائقہ نہین جب تک کوئی اثر نجاست کا نہ دیکھے چوتھی حدیث پانی جاری اور دریا اور نہر کے بیان مین
عن ابی ھریرۃ قال سأل رجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انا نرکب البحر ونحمل معنا
القلیل من الماء فان توضأنا به عطشنا افنتوضأ بماء البحر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھو الطھور
ماؤہ والحل میتتہ ۔ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا اونہون نے کہ پوچھا کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پس کہا یا رسول اللہ ہم سوار ہوتے ہین دریا مین اور اپنے ساتھ لے رکھتے ہین تہوڑا سا پانی پھر اگر وضو کرین ہم
اوس سے تو پیاسے رہین کیا پھر وضو کر لیا کرین دریا کے پانی سے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پاک کرنیوالا
ہے اوسکا پانی حلال ہے اوسکی مچھلی مسئلہ پانی جاری ناپاک نہین ہوتا ہے جبتک اوسکا رنگ یا بو یا مزا پانی
سے بدل نجاست سے اسپر فتوی ہے اگر ایسا اوس پانی مین ہو جاتا ہے جو قلیل ہو اور آہستہ آہستہ بہتا ہو مسئلہ پانی
جاری مین وہ ناپاکی پڑی ہو جو دکھائی نہین دیتی مثل پیشاب کے نجس نہوگا جبتک مزا یا رنگ یا بو بدل نجاسے اور اگر
دکھائی دیتی ہے مانند مردار اور نجاست غلیظہ کے اور نہر بڑی ہے تو جہان مردار پڑا ہے اوسکے بہاو کیطرف وضو نکرے
دوسری طرف وضو کرے اور اگر نہر چھوٹی ہے اور مردار سے ملا ہوا پانی بہت ہے تو ناپاک ہے اور اگر تہوڑا ہے تو پاک ہے اور اگر
نصف نصف ہو تو وضو جائز ہیگا اور احتیاط یہ ہے کہ وضو نہ کرے مسئلہ جب نہر مین پانی آنیکی جگہ بند ہوجاے متغیر نہوگا حکم جریان کا وضو کر
اوس سے جاری ہین مسئلہ لوگ صفین باندہے کنارے نہر کے وضو کرتے ہین وضو جائز ہے یہی صحیح ہے مسئلہ نہر کے
اندر سب مین نجس ہے اور اوسپر پانی جاری ہوا اگر پانی اسقدر ہے کہ زمین نہین دکھائی دیتی تو ناپاک نہوگا مسئلہ
پانی جاری تہوڑا ہو یا بہت کسی نے چاہا کہ وضو کرے افضل یہی ہے کہ ہر بار اوسطرف سے لے جیدہر سے پانی آتا ہے
اور اگر لیا اودہر سے جدہر کو پانی بہتا ہے بہت پانی مین جائز ہے اور تہوڑے پانی مین لائق ہے کہ اس انداز سے
وضو کرے کہ دوبارہ پانی لینے تک آب مستعمل بہجاے یہ جب ہے کہ پانی تیز نہ بہتا ہو اور جب پانی تیز بہتا ہو تو
سب طرح وضو جائز ہے اور مشائخ بخارا نے وسعت دی اور جائز رکہا وضو کو سب طرح جب پانی بہتا ہو عموم
بلوی کے واسطے مسئلہ ایک برتن شراب کا دریا مین ٹوٹ گیا اور کسی نے وضو کیا اوس جانب مین جدہر پانی بہتا ہے
جبتک بو یا رنگ یا مزا شراب کا پانی مین نہ پاے وضو جائز ہے مسئلہ مرے ہوے کتے سے نہر کا عرض بند ہوگیا
کتے کے اوپر سے پانی جاری ہوا اگر وہ پانی جو کتے سے ملکے آتا ہے کم ہے اوس پانی سے جو کتے کے
اوپر آتا ہے تو بہاو کے جانب وضو جائز ہے ورنہ نہین جائز ہے اور بعض نے کہا اگر مرے ہوے کتے سے عرض نہر کا
بند ہوا اور اوسکے اوپر اور نیچے سے پانی جاری ہے اوسکے بہاو مین وضو کا کچھ مضائقہ نہین جبتک بو یا رنگ
یا مزا متغیر نہو اسی پر فتوی ہے مسئلہ ایک شخص پرنالے کے نیچے بیٹھا اور دوسرے سے کہا کہ پرنالے سے
پاک پانی بہا دیجئے اوسنے بہایا اور پرنالے سے پانی نیچے گرنے لگا ایک طرف یہ وضو کرتا ہے اور دوسرے

پانی ایک مقام تنگ میں جو دہ دردہ سے کم ہے اور اوسمین نجاست پڑی پھر پھیلا اور دہ دردہ ہوا تو نجس ہے اعتبار نجاست پڑنے کے وقت کا ہے **مسئلہ** پانی دہ دردہ ہے تو نجاست پڑنے سے نجس نہوگا جبتک متغیر نہو اوس سے وضو وغسل جائز ہے اور عمق کا اعتبار نہین ہے **مسئلہ** کسی نے تالاب مین جنابت کا غسل کیا اور اوسکے بدن پر نجاست ظاہر ہے تو صاحبین رحمہما اللہ کے نزدیک اس مقام پر وضو جائز نہین ہے اور اگر نجاست ظاہر نہین ہے تو جائز ہے اسپر فتوی ہے واسطے ضرورت کے **مسئلہ** حوض مین وضو کیا اور نجاست کا شبہہ ہے یقین نہین ہے تو وضو کرنیوالے پر واجب نہین کہ کسی سے دریافت کرے **مسئلہ** ایک حوض چھوٹا ہے اوسمین ایک طرف سے پانی داخل ہوتا ہے اور دوسری طرف سے نکلتا ہے اوسمین وضو سب طرف جائز ہے اسپر فتوی ہے **مسئلہ** پانی طول اور عرض مین اسقدر ہے کہ اگر جمع کرین تو دہ دردہ ہو اور عمق مین تھوڑا ہے اسمین وضو کا کچھ مضایقہ نہین آسانی کیواسطے یہی مختار ہے اور نجاست پڑنے سے نجس نہوگا جبتک بدل نجاے اور عمق کا اعتبار نہین ہے **مسئلہ** ایک حوض دہ دردہ تھا حکماً نجس ہوگا پھر پانی بھرا اور باہر نکلا اب کسقدر پانی باہر نکلے تو پاک ہو فقیہ ابی جعفر رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ جسقدر پانی حوض مین ہے اس سے تگنا نکلجاے تو پاک ہو اور بعض مشائخ نے کہا ہے کہ جسقدر پانی نجس ہوا ہے اوسی قدر نکلجاے تو طاہر ہو اور خواجہ امام ابوبکر سعید بلخی رحمہ اللہ سے کہا ہے کہ بمجرد پانی نکلجانے کے پاک ہے اسی پر فتوی ہے **مسئلہ** ایک حوض دہ دردہ ہے اور دوسرا کم وہ حوض جو کم ہے نجس ہوا اور دہ دردہ مین اسکا پانی آیا تو دہ دردہ نجس نہوگا **مسئلہ** ایک نالی کنارے حوض کے ایک گز چوڑی اور سو گز لمبی ہے یا دو گز چوڑی اور پچاس گز لمبی ہے اسمین طہارت کرنے مین اختلاف ہے ظاہر روایت مین طہارت روا نہوگی ابو نصر بلخی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ روا ہے خواجہ ابو سلیمان جوزجانی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ جس جگہہ ایک عضو دہوئین دس گز اسطرف اور دس گز اوسطرف پانی مستعمل ہوتا ہے خواجہ ابو حفص کبیر بخاری اور عبداللہ مبارک مروزی رحمہما اللہ نے کہا ہے کہ جس جگہہ پانی اسقدر ہو کہ اوسکے طول کو عرض مین ضرب دین تو وہ دہ دردہ ہو اوسمین طہارت روا ہے **مسئلہ** تھوڑا پانی پایا اوسمین نجاست کا یقین نہین ہے وضو وغسل کرے اور تیمم نکرے اسی طرح اگر حمام مین گیا اور حوض مین تھوڑا پانی پایا اور اوسمین نجاست کا یقین نہین ہے تو وضو کرے اور پانی جاری کا انتظار نکرے **مسئلہ** ایک شخص کی نہر کو غاصب نے غصب کیا اگر اس نہر کو غاصب اس جگہہ سے دوسری جگہہ لے گیا لائق نہین کہ اوس سے وضو کرے اور اگر نہر اپنی جاے قدیم پر ہے تو وضو کرنا اور پانی پینا مکروہ نہین ہے **مسئلہ** تھوڑے پانی مین نجاست پڑی جائز نہین اوس سے وضو کرنا اور کپڑے وغیرہ کا دہونا **مسئلہ** ایک شخص کو دیکھا کہ حوض کے نجس پانی سے وضو کرتا ہے واجب ہے اوسکو خبر کرے اور بعض کے نزدیک واجب نہین

مسئلہ پانی دہ در دہ اور جاری نہیں ہے اوسمیں نجاست پڑی نجس ہوگا اگرچہ یہ نجاست پانی کو متغیر نہ کرے
مسئلہ پانی کا رنگ یا بو متغیر پاوے جب تک یقین نہو کہ یہ بسبب نجاست کے ہے وضو کرے اسواسطے
کہ کبھی پانی کا رنگ پاک چیز سے بھی بدل جاتا ہے اور مدت گذرنے سے بودار ہوجاتا ہے مسئلہ اوس
زمین میں جس میں درخت یا کھیتی لگی ہوتی ہے پانی بہرا ہو تو اوس میں وضو کیا اگر دہ در دہ ہے جائز ہے اور درخت پانی
کو پانی سے ملنے کو منع نہیں کرتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کم دہ در دہ سے وضو جائز نہیں ہے
خلاصۃ الفتاوی مسئلہ ایک حوض میں کائی جمی ہے اور اوس میں وضو کیا اگر کائی ایسی ہے کہ حرکت دینے سے
حرکت کرتی ہے وضو جائز ہے ورنہ نہیں جائز ہے اسواسطے کہ پانی کی تحریک سے نہ حرکت کرنا کائی کا دال ہے
کثافت پر اور عدم انتقال آب مستعمل پر ایک جگہ سے دوسری جگہ تو آب وضو آب مستعمل سے ہوا منیۃ المصلی
مسئلہ ایک تالاب کا پانی برف سے جم گیا اور برف کو کھودا اگر اوسکے نیچے کا پانی اوس سے نہیں
ملا ہے تو اوس پانی سے وضو جائز ہے اور اگر اوس سے ملا ہے لیکن متحرک ہوتا ہے تحریک سے تو اگر پانی متحرک
ہوا وقت داخل ہونے ہر عضو کے ایک مرتبہ جائز ہے اور اگر برف کو جہان سے کھودا ہے وہان سے پانی
نکلا اور برف کے اوپر آکے پھیلا اگر اسقدر پانی برف کے اوپر ہے کہ ہتیلی سے پانی اوٹھا وین تو اوسکے
نیچے کی برف متحرک نہیں ہوتی ہے البتہ وضو جائز ہے ورنہ نہیں اور اگر جہان سے برف کو کھودا ہے وہ جگہ
مثل طشت کے ہے اوس میں وضو نہیں جائز ہے لیکن اگر وہ جگہ دہ در دہ ہے تو وضو جائز ہے قاضیخان
مسئلہ ایسے حوض میں وضو کیا کہ اوس کے پانی پر برف مثل جھلی کے جمی ہے کہ ٹوٹ جاتی ہے پانی کی
تحریک سے تو جائز ہے اور اگر پانی پر برف ٹکڑے ٹکڑے ہے اور بہت ہے کہ متحرک نہیں ہوتی ہے پانی کی تحریک
سے اوس میں وضو نہیں جائز ہے اور اگر تھوڑی ہے کہ متحرک ہوتی ہے پانی کی تحریک سے اوس میں وضو جائز
ہے غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی علامہ ابن نجیم رسائل زینیہ میں افادہ فرماتے ہیں کہ عبارت خلاصۃ
الفتاوی اور منیۃ المصلی اور قاضیخان اور غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی کی دال ہے کہ پانی مستعمل ہوتا ہے
مطلقاً جب اوس میں وضو کیا جاوی یہ سب مبنی ہے بر روایت ضعیفہ پر محمد رحمہ اللہ سے اسلیے کہ محمد رحمہ اللہ
جو فرماتے ہیں کہ پانی مستعمل ہوتا ہے تھوڑے سے پانی مستعمل ملنے سے یہ قول صحیح نہیں ہے اسلیے ہم اپنے
قول کے صدق کی دلیل بیان کرتے ہیں محیط میں ہے اگر پانی مستعمل کنوین میں گرا پانی کو فاسد کریگا اور
سب پانی کھینچا جائیگا ابی یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک اسلیے کہ انکے نزدیک وہ پانی نجس ہے اور محمد رحمہ
اللہ کے نزدیک فاسد نہ کریگا اوس سے وضو جائز ہے جب تک کنوین کے پانی پر غالب نہو یہی صحیح ہے
اسواسطےکہ مستعمل پانی طاہر غیر طہور ہے اور اسیطرح کہا علامہ سراج الدین ہندی نے شرح ہدایہ میں

اگر مستعمل پانی کنوین مین گرا فاسد نکریگا محمد رحمہ اللہ کے نزدیک اوس سے وضو جائز ہے جبتک غالب نہو
کنوین کے پانی پر یہی صحیح ہے اور تحفہ مین ہے کہ اوس سے وضو جائز ہے جبتک نہ لبے وہی پر مذہب مختارین
تمام ہوا کلام علامہ موصوف کا اس کلام سے دریافت ہوا کہ اگر کسی پاک پانی مین مستعمل پانی گرا جب تک اوس پانی پر
غالب نہوگا یعنی اوس سے زیادہ نہوگا وضو جائز ہے اسی پر فتوی ہے مسئلہ جو حوض کہ مسلمانونکی گذرگاہ پر
واقع ہو اوسمین استنجا کرنا اور نجس کپڑا دہونا ابی حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک مکروہ ہے اسلیے کہ اکثر لوگ پانی پیتے
ہین اور وضو اور غسل جائز ہے مسئلہ جو پانی کہ حوض مین ٹھہرا ہوا ہو اوسکے پانچ درجے ہین پہلا یہ کہ اوسمین
نجاست کا پڑنا کوئی نہین جانتا اوسمین وضو جائز ہے دوسرا منبع سے حوض مین پانی داخل ہوتا ہے
اور لوگ اوس حوض سے وضو کرتے ہین تیسرا پرنالے سے پانی داخل ہوتا ہے اور لوگ حوض مین برتن
بالاتہ ڈبوتے ہین چوتھا لوگ حوض سے کاسے مین پانی لیکے منبع کے نیچے لگاتے ہین اوس سے کچھ پانی نکل
جاتا ہے پھر وضو کرتے ہین پانچوان لوگ منبع سے پانی لیکر وضو کرتے ہین پانچوان بہتر ہے چوتھے سے
اور چوتھا تیسرے سے تیسرا دوسرے سے دوسرا پہلے سے اور وضو سب سے جائز ہے مسئلہ دو حوض
چھوٹے مین ایک سے پانی نکلتا ہے دوسرے مین داخل ہوتا ہے ان دونونکے درمیان مین وضو کیا جائز ہے
اسلیے کہ جاری ہین مسئلہ حوض کا پانی نجس تھا خشک ہوگیا پھر اوسکے بیچ مین کنوان کھودا تو کنوین کا پانی طاہر ہے
بلا خلاف اور اگر کنوین کا پانی نجس ہوکر خشک ہوجاے اور پھر عود کرے تو اسمین اختلاف ہے ابی یوسف
رحمہ اللہ کے نزدیک جبتک نکالا نجاوے پاک نہوگا اسواسطیکہ طہارت نکالی جانے پر موقوف ہے
اور محمد رحمہ اللہ کے نزدیک پاک ہے یہی صحیح ہے مسئلہ نہر کے بیچ مین پانی جاری ہے اور ادہر اودہر پاک پانی
ٹھہرا ہوا ہے اگر وضو کسیطرف سے جانب راکد یعنے ٹھہرے ہوے مین کیا جائز ہے مگر بار بار پانی ہٹا دے مسئلہ نجس پانی
بڑے تالاب مین آیا اگرچہ نجس پانی غالب بھی ہو لیکن تالاب کے پانیکو نجس نکرے گا اسواسطیکہ جب تالاب مین آیا
تو تالاب کا پانی ہوگیا اوسکے طہارت کا حکم کیا جائیگا مسئلہ پانی عمیق اسقدر ہے کہ اگر پھیلایا جاے تو وہ
دہ دردہ ہو اسمین اختلاف ہے بعض نے کہا صحیح یہ ہے کہ کثیر ہے اور اوجہ اسکا خلاف ہے اسواسطیکہ مدار
کثرت کا ابیحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک ظن غالب نہ پہونچنے نجاست کا ایک جانب سے دوسری جانب پر ہے اور جب دونو
جانب پانی کے قریب ہون گے تو بے شک اثر نجاست کا ایک طرف سے دوسری طرف پہونچے گا اور
استعمال پانی کے اوپر ہوتا ہے نہ عمق مین تو جب اس پانی مین نجاست پڑے گی نجس ہوگا مسئلہ
رہٹ گھومتا ہے اور اوسکے حوض کی نالی کا منہ کھلا ہے اوسمین پانی آتا ہے جسقدر رہٹ اوٹھاتا ہے
نجس نہوگا وہ بمنزلہ جاری کے ہے مسئلہ اور جو گڑھے کہ دریا اور تالاب کی کنارے کھودی جاتی ہین اوس سے کھیت

سمجھتے ہین اور پانی دریا اور تالاب سے اوسمین برابر آتا ہے ایک کوتاہ دیا اور جس سے سمجھتے ہین او سے بڑی کہتے ہین اور دوسرکو
چوبا اور جس سے سمجھتے ہین اوسے ڈھیکلی کہتے ہین یہی مثل جاری کی ہے عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یبولن احدکم فی الماء الدائم ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پیشاب نکرے کوئی ٹھہرے ہوے پانی مین مسئلہ ٹھہرے
ہوے پانی مین پیشاب کرنا مکروہ تحریمی ہے اور پانی جاری مین مکروہ تنزیہی ہے اسی طرح ڈلکو پانی مین پاخانہ
پہرنا اور پاخانہ پہرنا رات کو پانی مین مطلق مکروہ وممنوع ہے بسبب خوف تکلیف دینے جنات کے مسئلہ
نہر مین ٹھہرا ہوا پانی نجس ہوگیا پہر اوپر سے پاک پانی نے آکے ٹھہرے ہوے کو جاری کیا بیشک پاک
ہوجائیگا پانی جاری کے غلبہ سے اگر وضو کرے تو جائز ہے جبتک کوئی اثر نجاست کا اثنا ثلثہ مذکورہ سے
نہ دیکھے مسئلہ ایک چھوٹا حوض ہے اوس سے نہر کہودی پانی جاری ہوا وضو کیا اس پانی سے جریان کے
وقت پہر جمع ہوا یہ پانی اور ٹھہرا اور مقام پر پہر دوسرے شخص نے اسجگہ سے نہر کہودی پانی جاری ہوا
وضو کیا جریان کے وقت پہر جمع ہوا یہ پانی اور ٹھہرا اور مقام پر اسی طرح پہر اور لوگون نے ایسا ہی کیا
سب کا وضو جائز ہے اسواسطے کہ ہر ایک نے وقت جریان کے وضو کیا اور آب جاری احتمال نجاست کا
نہین رکھتا ہے جبتک متغیر نہو مسئلہ ایک حوض دہ دردہ ہے اوسمین نجاست نمودار ہے پانی کو ہاتھ سے
حرکت دینے بقدر احتیاج وضو کے اگر نجاست متحرک ہوے تو اس جگہ کا پانی استعمال نکرے اسی پر
فتوی ہے **دوسرا چشمہ** اس امر کے بیان مین کہ کسقدر طول اور عرض اور عمق ہو کہ پانی نجس نہو اور وہ
حکم جاری مین شمار کیا جائے مسئلہ بعض نے کہا کہ گندے ہونے کا اعتبار ہے اگر کسی نے اوسمین غسل کیا اور
پانی گندلا ہوگیا پہر گندلاہٹ ادہر سے اودہر پونہچے تو وہ نجاست پڑنے سے نجس ہوگا ورنہ نہین
اور ابی حفص کبیر رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ رنگ کا اعتبار ہے پانی مین زعفران ڈالینگے اگر اوسکا رنگ ادہر سے
اودہر پونہچا تو نجاست پڑنے سے نجس ہوگا ورنہ نہین اور متقدمین نے کہا ہے جب حرکت نکری
ایک جانب کی تحریک سے دوسری جانب اوسی وقت اور پانی کی موج کا اعتبار نہین ہے اور ابی حنیفہ
رحمہ اللہ کے نزدیک یہ تحریک غسل مین معتبر ہے اسلیے کہ احتیاج غسل مین حوض سے زیادہ ہوتی ہے
اور ابی یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک ہاتھ سے تحریک معتبر ہے لوگون کی آسانی کے واسطے اور محمد رحمہ اللہ کے
نزدیک وضو کرنے مین تحریک معتبر ہے یہ وسط ہے اور ظاہر روایت ابی حنیفہ رحمہ اللہ سے غلبہ ظن پر ہے اگر وضو
کرنیوالے کو ظن غالب ہے کہ ادہر سے اودہر نجاست پونہچے گی تو اس سے وضو نکرے ورنہ وضو کرے یہی صحیح ہے
مسئلہ بڑا حوض جو نجاست پڑنے سے نجس نہین ہوتا ہے بعض نے کہا وہ ہے کہ جسکا آٹھ گز طول

اور آٹھ گز عرض ہو اور بعض نے کہا دہ در دہ بعض سے کہا پانزدہ در پانزدہ بعض نے کہا بست در بست
صحیح و مشہور زیادہ اور فتوی دہ در دہ پر ہے اور تمام مشایخ متاخرین نے دہ در دہ کو اسلیے معتبر کیا کہ دس
ادنا ہے کہ منتہی ہوتا ہے شمار اعداد کا ابو اللیث رحمۃ اللہ نے کہا ہے اسی پر فتوی ہے **مسئلہ** مشایخ رحمہ
اللہ نے گز زمین میں طرح پر اختلاف کیا ہے بعض کتاب مین مختار کپڑے کا گز ہے اور اوس گز کی مقدار مین اختلاف ہے
بہت کتب مین لکھا ہے کہ وہ گز چھ مشت ہے اور ہر مشت پر انگوٹھا کھڑا نہین ہے وہ چوبیس انگل مین بشمار حروف
لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کے اور بعض نے کہا ہے کہ کپڑے کا گز سات مشت ہے اور ہر مشت پر
انگوٹھا کھڑا اسمین ہے اور بعض کتب مین صحیح زمین کا گز ہے وہ سات مشت ہے اور ہر مشت پر انگوٹھا کھڑا ہے
اور بعض کتابون مین اصح یہ ہے کہ ہر زمان و مکان مین گز مروج اوسی مکان و زمان کا ہے نہ ذکر کپڑے اور
زمین کے گز کے لیکن صاحب غنیۃ المستملی نے اس قول کو بدلیل اوٹھایا ہے اور معتبر نہین کیا بلکہ بہت خلاف
کہا ہے بسبب طول کے اوسکی تقریر نہین لکھی یہ سب قول جو ہمنے لکھے یہ مربع مین ہین اگر حوض مدور ہو تو معتبر
چھتیس گز مین یہی صحیح ہے اور یہی مدلل ہے عند الحساب ورا وسکے سوا مفتی بہ چیالیس گز مین تا رعایت کسر کی
مشکل ہو اور چیالیس دہ در دہ مین کپڑے کا گز معتبر ہے لوگون کی آسانی کے واسطے اسپر فتوی ہے اوسکی صورت
یہ ہے کہ حوض ہر جانب سے دس گز ہو اور گرد پانی کا چالیس گز او ر سب پانی سو گز یہ مقدار طول و عرض کی ہے
اسی واسطے متاخرین نے فتوی دیا ہے مربع مین چالیس گز کا اور مدور مین چھتیس گز کا اور مثلث مین ہر جانب
سے سوا پندرہ گز اور پانچوان حصہ گز کا کپڑے کے گز سے **مسئلہ** لوگون نے مقدار عمق مین اختلاف
کیا ہے بعض نے کہا ہے دو گز گہرا ہو اور بعض نے کہا گز بہر عمیق ہو اور بعض نے کہا بالشت بہر گہرا ہو اور صدر الشہید
رحمۃ اللہ نے کہا ہے اگر ہاتھ سے پانی اوٹھاوین تو جو چیز اوسکے نیچے ہے نہ کھلجاے اور بعض نے کہا
جو پانی کہ ٹخنون تک پہنچے اور حوالہ دیکھنے والے کی راے پر ہے اور بعض نے کہا اگر ہاتھ ڈبووین تو پانی جدا
ہو کے دو جگہہ نہو جاے اور بعض نے کہا اگر لکڑی سے لکڑی ملاوین تو پانی سے پانی کو ملنے کو منع
نہ کرے بعض نے کہا کہ عمق مثقال کے عرض سے زیادہ ہو اور بعض نے کہا اگر درم سپید پانی مین ڈالین
تو اوپر سے کہائی نہ دے بعض نے کہا اگر ہاتھ ڈبووین تو زمین تک نہ پہنچے اور بعض نے کہا کہ
اونگلی کے قدر گہرا ہو اور معتبر عمق مین اسقدر پانی ہے کہ ہاتھ ڈبونے سے زمین نہ کھلجاے یہی صحیح
ہے اسی پر فتوی ہے **تفسیر احشیمہ** قلتین کے پانی کے بیان مین فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے إِذَا بَلَغَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَا يَحْمِلُ خُبْثًا جب پہنچے پانی دو قلہ کو تو نہین اوٹھاتا ناپاکی یعنی نجس نہین
ہوتا ہے **مسئلہ** لوگون نے تفسیر قلہ مین اختلاف کیا ہے بعض نے کہا ہے پانچ مشک کا ہے ہر مشک

پچاس من شرعی کے اور بعض نے کہا کہ وہ جرہ ہے کہ نو سو پچیس منکا ہوتا ہے بعض نے کہا پانسے رطل بغدادی کا بعض نے
کہا چھ سو بعض نے کہا ہزار اور یہی قلتین باعتبار مساحت کے سوا گز طول سوا گز عرض سوا گز عمق مین ہوتا ہے
اسیطرح فقہا نے کہا ہے اور یہ یقین نہین ہے اسواسطے کہ بیشک وزن پانی کا مختلف ہوتا ہے اور بعض نے کہا ہے
کہ قلہ وہی جرہ ہے واقع ہوا یہ اسم بڑے اور چھوٹے پر اور اسجگہ مراد قلتین سے قلال ہجر کے ہے وہ دونون ملکر
مشک ہین ہر مشک سو رطل عراقی کے تو ہونگے قلتین پانسے رطل عراقی یہ مذہب مشہور ہین ہے اسکے
اکثر اصحاب ہین اور یہی مذہب شافعی رحمہ اللہ کا ہے اور ہجر جسکی طرف نسبت قلال قربی کی ہے وہ ایک
قریہ ہے مدینے کی شہرون مین سے اور بعض نے کہا یمن مین ہے اول صحیح ہے مگر یہ حدیث ضعیف ہے
تضعیف کی اسکے حافظ ابن عبد البر اور قاضی اسماعیل بن اسحاق اور ابو بکر بن عربی مالکیون نے اور نقل کیا اسکا
ضعف بدائع مین ابن المدینی سے اور کہا ابو داؤد نے کہ کسی نے فریقین سے حدیث صلے اللہ علیہ وسلم
کی تقدیر پانی مین صحیح نہین کہی تو اس سے حدیث قلتین کی تضعیف لازم آتی ہے اگرچہ اسکو اپنی کتاب
مین روایت کیا اور سکوت کیا اس سے اور اسی طرح اسکو ضعیف کیا امام غزالی نے احیا مین اور رویانی نے
بحر اور حلیہ مین بجہت تطویل کے دلیلین اس حدیث کی ضعف کی نہین لکھین اسلیے کہ یہ رسالہ مختصر ہے
گنجائش نہین رکھتا ہے مسئلہ سب نے اختلاف کیا جب پانی قلتین سے کم ہو اور اسمین نجاست ملی اور قلتین
پانسو رطل عراقی ہین تو امام ابوحنیفہ اور امام شافعی اور امام احمد رحمہم اللہ نے اپنی ایک روایت مین کہا ہے
کہ وہ نجس ہے اور امام مالک اور امام احمد رحمہما اللہ نے دوسری روایت مین کہا ہے جبتک متغیر نہو طاہر
ہے **چوتھا چشمہ** بیر بالوعہ کے بیان مین فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ حَفَرَ بِئْرًا
فَلَهُ مِمَّا حَوْلَهَا اَرْبَعُوْنَ ذِرَاعًا جس شخص نے کنوان کہودا اوسکو چالیس گز اوسکے گرد ہے **مسئلہ**
اس حدیث کو دلیل پکڑا صدر الشریعۃ نے شرح وقایہ مین اپنے قول پر اور کہا اگر کوئی قصد کرے دوسرا کنوان
کہودنیکا پہلے کنوین کے گرد تو منع کیا جاوے گا اسلیے کہ یہ پانی جاذب ہوگا دوسرے کنوین مین اور کم
ہو جائیگا پہلے مین اور اگر کسی نے بیر بالوعہ کہودنیکا قصد کیا یعنی وہ کنوان جسمین خس و خاشاک اور
نجاست پڑتی ہے اوسکو بھی ممانعت کیجائیگی بسبب سرایت نجاست کے پہلے کنوین مین اور نجس ہونے
اوسکے پانی کے اور منع نہ کیا جاوے گا گرد دس گز سے سوا مین علامۃ ابن نجیم رحمہ اللہ رسائل زینیہ
مین اس قول صدر الشریعۃ کو تین وجہ سے اوٹھاتے ہین اول یہ کہ کہا شیخ تقی الدین شمنی نے شرح
نقایہ مین ہونا حریم چاہ کا ہر جانب سے دس گز یہ قول بعض کا ہے اور صحیح یہ ہے کہ ہو حریم چاہ کا
ہر جانب سے چالیس گز دوسرے یہ جو ذکر کیا یعقوب پاشا نے کہ قوام زمین کا سخت ہے قوام پانی سے

تو قیاس یہین کا پانی بر مقدار عدم سرایت مین غیر مستقیم ہے تیسرے یہ کہ مختار و معتمد درمیان بیر بالوعہ
اور کنوین کے پانی سے پہنچا ہوا کا ہے اگر متغیر کرے اوسکے رنگ یا بو یا مزہ کو تو نجس ہوگا ورنہ نہین مسئلہ
چاہیے کہ درمیان بیر بالوعہ اور پانی کے کنوین کے اسقدر دوری ہو کہ نجاست پانی کی کنوین تک نہ پہنچے اور
اس دوری کا اندازہ پانچ یا سات گز کیا گیا یہ غیر لازم ہے بلکہ معتبر نہ پہنچنا نجاست کا ہے اور یہ مختلف ہوتا ہے
سختی اور نرمی زمین سے مسئلہ ایک کنوان بیر بالوعہ کے قریب ہے جبتک متغیر نہو اوسکا رنگ یا مزا یا بو
اور اسکو دو گز پر اسواسطے مقدر نکیا کہ اگر ان دونون کے درمیان مین دس گز کی دوری ہے اور کنوین
مین اثر بالوعہ کا پایا تو پانی نجس ہے اور اگر ایک گز کی دوری ہے اور اثر بالوعہ کا پانی مین نپایا تو طاہر ہی
صحیح ہے مسئلہ بیر بالوعہ کو ایک کنوان کیا اگر ایسا گہرا اور وسیع کیا کہ نجاست اوسکی طرف نہ پہنچی تو طاہر ہے
اور اگر گہرا کھودا پہلے سے اور وسیع نکیا تو جوانب اوسکی نجس ہین اور گہرائی مین طاہر ہے پانچوان تتمہ
کنوین کے احکام مین مسئلہ مسائل کنوین کے مبنی ہین اتباع احادیث پر قیاسی نہین ہین اسواسطے کہ
قیاس چاہتا ہے کہ ہرگز کنوان پاک نہو جیسا بشر رحمہ اللہ نے کہا واسطے عدم امکان طہارت کے سبب سے ملنے
نجاست کے کنوین کی مٹی اور دیوارین اور تھوڑے تھوڑے جاری ہونے پانی کے تہ سے کنوین کے یا یہ کہ
نجس نہو واسطے سقوط حکم نجاست کے سبب مشکل ہونے احتراز اور تطہیر کے جیسا منقول ہے امام محمد
سے کہ متفق ہوئی میری اور ابی یوسف رحمہ اللہ کی راے اس بات پر کہ کنوین کا پانی پانی جاری کے
حکم مین ہے اسلیے کہ نکلتا ہے کنوین کی تہ سے اور اوپر سے کھنچتا ہے تو نجس نہوگا لیکن [illegible] کنوین ہے
ڈول کھینچے جاینگے اور انسان ہاتھ مین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے مثل انہیکے
ہے جس طرح اندھا کھینچنے والے کے اختیار مین ہوتا ہے مسئلہ امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک کنوان مثل نہر
جاری کے ہے پانی اوسکا فاسد نہین ہوتا ہے نجاست پڑنے سے جبتک متغیر نہو مزا یا رنگ یا بو اور امام شافعی
رحمہ اللہ نے کہا ہے جب پانی قلتین کو پہنچے فاسد نہوگا نجاست پڑنے سے اور حنفیہ کے نزدیک مثل چھوٹے
حوض کے ہے فاسد ہوگا جس چیز سے چھوٹا حوض فاسد ہوتا ہے لیکن اگر کنوان دہ در دہ ہے تو فاسد نہوگا اور کنوین کا
پانی نجاست پڑنے سے جبتک متغیر نہو مسئلہ اور مروی ہے امام ابو حنیفہ اور ابی یوسف رحمہما اللہ سے کہ کنوان
نجس نہین ہوتا ہے مثل پانی جاری کے اور جو کنوان عریض ہو اور اوسکے عمق مین پانی دہ در دہ یا زیادہ
ہو اگر اوسمین نجاست پڑی اوسکے نجاست کا حکم نکیا جاے گا صحیح اقوال مین مگر ابن وہبان نے کہا کہ یہ روایت
مخالف ہے سب اصحاب کے قول کے اسواسطے کہ اگر یہ تصحیح ثابت ہو تو بیشک ہمارے اصحاب کے قول جو کتب مین
مذکور ہین منہدم ہون اور ہمارے اصحاب نے اسطور پر تعلیل کی ہے کہ جب کنوین سے نجاست کا نکالنا دشوار ہوا

[illegible]

نہین کرتا ہے بالاجماع **مسئلہ** اگر یہ جانور سوا پانی کے کسی اور چیز مین مرے جیسے شیرہ وغیرہ تو بھی فاسد نہ کریگا
شیرے وغیرہ کو بالاجماع اور اگر مینڈک مرے بعض کے نزدیک فاسد و نجس کریگا اور بعض کے نزدیک فاسد
و نجس نہ کریگا یہی اصح ہے **مسئلہ** مینڈک کی دو قسمین ہین ایک مینڈک صحرائی ہوتا ہے بعض کے نزدیک اگر
یہ پانی مین مرا فاسد کریگا اسواسطے کہ اسمین خون سائل ہوتا ہے اور ایک مینڈک دریائی یہ پانیکو فاسد نہ کریگا اسلیے
کہ اسمین خون سائل نہین ہوتا ہے اور مینڈک دریائی و صحرائی کی پہچان یہ ہے کہ مینڈک دریائی کے انگلیون کے
بیچ مین پردہ مثل بطخ کے ہوتا ہے اور مینڈک صحرائی مین نہین ہوتا ہے **مسئلہ** جانور مائی اوسے
کہتے ہین کہ پیدائش اور رہنا اوسکا پانی مین ہو اور صحیح امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے یہی ہے کہ پانی کو جانور پانی کا
نجس نہین کرتا ہے اور بعض کے نزدیک مائی اوسے کہتے ہین کہ جسوقت پانی سے نکالا جاوے اوسی وقت مرجاوے
جنکے نزدیک ان جانورون مین خون سائل نہین ہوتا ہے اونکے نزدیک یہ طاہر ہین اور جنکے نزدیک خون
سائل ہوتا ہے وہ کہتے ہین کہ پانی معدن و مکان اون حیوانات کا ہے اور جو شے اپنی معدن و مکان مین ہو
اوسکو نجاست کا حکم نہین کیا جاتا ہے **مسئلہ** جو جانور کہ پانی مین پیدا ہوتے ہین اور اونکا کہانا حرام ہے اگر
پانی مین مرین اور پھول اور پھٹ جائین تو اس پانیکا پینا مکروہ تحریمی ہے مثل مینڈک وغیرہ کے اسواسطے
کہ اسکے اجزا پانی مین پراگندہ ہو جاتے ہین اور حرمت پانی کی نہ بسبب نجاست کی ہے بلکہ اسکے گوشت کی حرمت
کے جہت سے ہے اور بعض نے لکہا ہے کہ مچھلی طافی کا حکم مثل مینڈک کے ہے جب پانی مین ٹکڑے ٹکڑے
ہو جاوے اسواسطے کہ اوسکا کہانا بہی حرام ہے **مسئلہ** چھپکلی کی دو قسمین ہین ایک بڑی جسمین خون
سائل ہوتا ہے اگر وہ پانی مین مرے فاسد کریگی اور اگر کنوین مین گرے اور مرے ظاہر روایت مین
بیس ڈول کہینچے جائینگے اور اگر پھول یا پھٹ گئی تو سب پانی کہینچا جائیگا اور اگر چھپکلی چھوٹی ہے
جسمین خون سائل نہین ہوتا ہے وہ نہ پانیکو فاسد کریگی نہ کنوین کو اور کچھ پانی نکہینچا جائیگا لیکن اگر پانی مین
مرکے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی تو اوس پانیکا پینا مکروہ تحریمی ہے مثل مینڈک کے بسبب اوسکے گوشت کی حرمت کے
مسئلہ پرندہ آبی تھوڑے پانی مین مرا تو پانی کو فاسد کریگا یہی صحیح ہے بروایت ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور اگر
کسی اور چیز مین مرا جب بہی بالاتفاق فاسد کریگا اسواسطے کہ اوسمین خون سائل ہے اور پانی مین رہتا
ہے پیدا نہین ہوتا ہے مثل بط و مرغابی وغیرہ کے **مسئلہ** اگر یہ جانور پانی کے باہر مرے اور پھر پانی مین
ڈالے گئے جب بھی اون کا حکم وہی ہے جو پانی مین مرنیکے وقت تھا صحیح روایت مین **ساتوان چشمہ**
چھوٹے جانورون کے حکم مین **عن انس** رضی اللہ عنہ انہ قال فی الفارۃ ماتت فی البیر واخرجت
من ساعتھا ینزح عشرون دلوا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اونہون نے کہا چوہے کے باب مین

کنوین مین ڈالدیئے اب واجب ہے دو وجہ سے چالیس ڈول کھینچنے اور اسمین اصل یہ ہے کہ دیکھینگے جسکا کھینچنا جو واجب
ہوا اور جسمین ڈالا دونون کسقدر ہین اگر دونون برابر ہین تو برابر ڈول کھینچے جاینگے اور اگر ایک زیادہ ہے تو جو قلیل
ہوگا کم زیادہ مین اور زیادہ کھینچنے پڑینگے اسکی مثال یہ ہے کہ تین کنوین ہین ہر ایک مین بیس ڈول کھینچنے واجب ہوے
دو کنوون سے بقدر واجب کھینچکے تیسرے مین ڈالدیے اب اس سے چالیس ڈول کھینچے جاینگے اور اگر ایک
کنوین سے بیس اور ایک سے دس ڈول تیسرے کنوین مین ڈالدیے اب اس سے تیس ڈول کھینچے جاینگے اور اگر ایک
کنوین سے بیس ڈول کھینچنے واجب ہوے اور دوسرے سے چالیس دونون کنوون سے بقدر واجب کھینچکے تیسرے مین
ڈالدیئے اب اس سے چالیس ڈول کھینچے جاینگے موافق اصل کے اگر ایک ڈول کھینچکے اوس کنوین سے جس سے چالیس
کھینچنے واجب تھے اوس کنوین مین ڈالدیا جس سے بیس کھینچنے واجب تھے اب اس سے چالیس ڈول کھینچے جاینگے
مسئلہ ایک چوہا مٹکے مین مرگیا اور یہ پانی کنوین مین ڈالدیا محمد رحمہ اللہ نے کہا کہ جسقدر پانی ڈالا ہے اوس سے زیادہ کھینچا
جائیگا اور بیس ڈول بھی کھینچے جاینگے یہی صحیح ہے اور اگر ایک قطرہ اس مٹکے کے پانیکا کنوین مین گرا تو بیس ڈول کھینچے
جاینگے اور اگر چوہا پھول یا پھٹ گیا پھر قطرہ اس پانیکا کنوین مین گرا تو سب پانی کھینچا جائیگا اگر ممکن ہو مسئلہ
کنوین مین چوہا گرا اور زندہ نکلا جب بھی بیس ڈول کھینچنے مستحب ہین مسئلہ کنوین سے چوہا نکل نہ سکا اور تین سو ڈول کھینچے
واسطے ضرورت کے طاہر ہوگا مسئلہ کنوین مین مچھی پھیری گری اور مر گئی چند ڈول کھینچے جاینگے ایک روایت
مین بیس تیس ایک روایت مین ہے اگر دس سے کم کھینچے جائز ہے مسئلہ چوہا کنوین مین گرے اور نہ نکلے جبتک کنوین مین
ہے نجس ہے ایک مدت تک پانی بھرنا چھوڑ دینگے تا معلوم ہو جاوے کہ گل گئی اور مٹی ہوئی ہوگی اور بعض نے کہا
چھ مہینے تک پانی نہ بھرینگے مسئلہ چوہیا کنوین مین گری بعض روایت مین دس ڈول کھینچے جاینگے اگر زندہ
نکلی اور اگر مرگئی یا پھول یا پھٹ گئی تو اسکا حکم مثل چوہے کے ہے مسئلہ کنوین مین چوہا مردہ خشک گرا تا پاک کریگا سب پانی
کھینچنا چاہیے الحیوان حیثیتہ متوسط جانوروںکے حکم مین عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ انہ قال فی الدجاجۃ
اذا ماتت فی البیر ینزح منہا اربعون دلوا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اونھون نے کہا اگر مرغ کنوین مین
مرا اور فورا نکالا گیا کھینچے جاینگے اوس سے چالیس ڈول مسئلہ اگر کنوین مین کوئی حیوان گرا اور زندہ نکلا اور اوسکے منہ
پانی پونہچا دیکھینگے اگر جھوٹا اوس جانور کا طاہر ہے تو یہ پانی بھی طاہر ہے اگر جھوٹا اوسکا نجس ہے تو پانی بھی نجس ہے
سب پانی کھینچا جائیگا اور اگر جھوٹا مکروہ ہے تو یہ پانی بھی مکروہ ہے مستحب ہے بیس ڈول کھینچنے اگر اوسکا جھوٹا مشکوک
ہے مثل خچر اور گدہے کے سب پانی کھینچا جائیگا اور مختار یہ ہے کہ کچھ نہ کھینچا جائیگا اسواسطے کہ جھوٹا ان دونونکا پاک
کا ہے مسئلہ جس جا ڈول کھینچنا مستحب ہوتا ہے بیس ڈول سے کم کھینچے جاینگے اور بعض کتابون مین ہے کہ پانی مکروہ مین
دس ڈول کھینچنے مستحب ہین مسئلہ کنوین مین مرغا یا کبوتر یا بلی یا مثل اسکے کوئی اور جانور گرا اور مرا پھولا یا پھٹا نہین تو

گھوڑا یا بکری یا گاؤ یا بھینس یا خچر یا گدھا یا کتا گرا اور مر گیا پھولا یا پھٹا نہین سب پانی کھینچنا واجب ہے مسئلہ کتا
کنوین مین گرا جنکے نزدیک نجس العین ہے پانیکو نجس کریگا مرا ہو یا نہین منہ ڈوبا ہو یا نہین اور جنکے نزدیک نجس العین نہین ہے
نجس نہ کریگا پانیکو اگر اوسکا منہ نہین ڈوبا یہی صحیح ہے اور بعض نے لکھا ہے کہ رال اوسکی منقلب ہوتی ہے خارج کیطرف اسلیے
پانیکو فاسد کریگا بخلاف اور حیوانات کے اور صحیح یہ ہے کہ کتا نجس العین نہین ہے مثل سور کے فاسد نکریگا پانی کو جب تک اوسکا
منہ نہ ڈوبے یا اوسکے بدن پر نجاست نہو اسی طرح سے سب جانور درندے چارپائے ہون یا پرندے اور
اونکا گوشت کہانا حرام ہے نجس نکرینگے پانیکو اگر زندہ نکلے اور اونکا منہ پانی مین نہ ڈوبا یہی صحیح ہے مسئلہ
وہ جانور جو نجس العین ہے مثل سور کے اگر کنوین مین گرے تو نجس کرے گا پانیکو اگرچہ اوسکا منہ پانی مین نہ ڈوبا ہو
حیوان دہویا ہوا تہوڑے پانی مین گرا فاسد نکریگا اور اوس پانی سے وضو جائز ہے دسوان چشمہ بیان مین کہ
آدمی کے اوترنے یا گرنے سے کنوان نجس ہوتا ہے یا نہین مسئلہ آدمی پاک کنوین مین اوترا ٹہنڈک کے واسطے یا ڈول
نکالنیکو اور اوسکے اعضا پر نجاست نہین ہے اور زندہ نکلا فاسد نکریگا کنوین کو اور اوسکا پانی طاہر و مطہر ہے کچہ نکھینچا جائیگا
مسئلہ بے وضو جنب کنوین مین اوترا ڈول نکالنیکو اور اوسکے اعضا پر نجاست ہے اور استنجا نہین کیا ہے
یا استنجا ڈہیلے سے کیا ہے سب پانی کھینچا جائیگا اور اگر اوسکے اعضا پر نجاست نہین ہے اس مین ابی حنیفہ رحمہ اللہ
سے تین روایتین ہین اظہر یہ ہے کہ پانی نجس ہو جائیگا اور وہ شخص خارج ہوگا جنابت سے یہ نجس ہوگا نجس پانی سے
یہان تک کہ اگر کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا تو اوسکو قرآن پڑہنا حلال ہے مسئلہ حیض والی عورت بعد بند
ہونے حیض کے کنوین مین گری اور اوسکے اعضا پر نجاست نہین ہے تو وہ مثل مرد جنب کے ہے اور اگر پہلے بند ہونے
خون کے گری اور اوسکے بدن پر نجاست نہین ہے وہ مثل مرد طاہر کے ہے جب کنوین مین ٹہنڈک کے واسطے
اوترے اسلیے کہ وہ عورت اس گرنے سے حیض سے نہین نکلی تو پانی مستعمل نہوگا مسئلہ کافر کنوین مین گرا اور
زندہ نکلا سب پانی کھینچا جائیگا اسی طرح اگر کافر کنوین مین اوترا تو مروی ہے ابی حنیفہ رحمہ اللہ سے کہ جسم اوسکا خالی نہین ہے نجاست
حقیقیہ یا حکمیہ سے اسلیے سب پانی کھینچا جائیگا اور اگر غسل کرکے کنوین مین اوترا اور اوسیوقت نکلا تو کچہ پانی نکھینچا جائیگا
مسئلہ جو کافر ڈول نکالنیوالے کنوین مین ڈول نکالنیکو اوترتے ہین اگر غسل و استنجا کرکے اور کپڑا پاک
باندہ کے کنوین مین اوترے تو کنوان پاک ہے اور کچہ پانی نکھینچا جائیگا ورنہ سب پانی کھینچا جائیگا اگر ممکن ہو
مسئلہ میت کافر کا نجس ہے پہلے اور بعد غسل کے اگر میت کافر کا بعد غسل کے تہوڑے پانی مین گرا فاسد
کریگا اسواسطے کہ وہ مثل سور کے ہے لیکن زندگی مین بسبب حیات نجس نہین ہے کہ اوسمین احتمال ہے امانت خدا سے لائیزال کی
اور اس سبب سے کہ شاید سعادت اسلام کی نصیب ہو جب شقاوت کفر سے مرا اور زندگی تمام ہوئی تو بدتر ہوا سور سے
مسئلہ میت مسلمان کا اگر پہلے غسل کے کنوین مین گرا تو پانی فاسد ہوگا اور اگر بعد غسل کے تہوڑے پانی یا کنوین

جنکا گوشت کہانا حلال ہے نجس ہے یہ نجاست خفیفہ ابی حنیفہ و محمد رحمہما اللہ کے نزدیک اسی پر فتوی ہے مسئلہ پیشاب بلی اور چوہے کا اور بیٹ گندہ بلی کا اور مینگنی چوہے کی نجس ہے اظہر روایت مین تہوڑے پانیکو فاسد کریگی اور کپڑے کو اور بلی کا پیشاب اگر کنوین مین گرا سب پانی کہینچا جاویگا اسواسطے کہ اسکا پیشاب نجس ہے یہی صحیح ہے اور اگر چوہے کا پیشاب کنوین مین گرا تو کچہ نہ کہینچا جاویگا یہی اصح ہے مسئلہ اگر سوئی کی نوک یا ناکے کے قدر پیشاب کی چہینٹین کنوین مین گرین یا غبار نجس گرا کچہ پانی نہ کہینچا جاویگا مسئلہ پیشاب اور بیٹ چمگادڑ کی فاسد نہ کرے گی کپڑے اور پانیکو اسلیے کہ اس سے بچنا مشکل ہے مسئلہ پیشاب مینڈک دریائی کا پانی کو فاسد نہ کرے گا اور پیشاب مینڈک صحرائی کا نجس ہے **بارہوان چشمہ** گوبر اور مینگنی وغیرہ کے حکم مین مسئلہ ایک یا دو مینگنی اونٹ یا بکری کی کنوین مین گری فاسد نہ کریگی پانیکو استحسانا اور وجہ استحسان کی یہ ہے کہ جنگل کے کنوین کہلے رہتے ہین تختے بند نہین ہوتے اور مواشی اونکے گرد مینگنی کرتے ہین اور ہوا اسکو کنوین مین پہونچاتی ہے اور امام تمرتاشی رحمہ اللہ نے کہا کہ گہرونکے کنوون مین اختلاف کیا گیا ہے بعض نے کہا ایک دو مینگنی بہی کنوین کو فاسد کریگی اسواسطے کہ ضرورت معدوم ہے اور اصح یہ ہے کہ حکم دونون کنوونکا ایک ہے کسیکو فاسد نہ کریگی اسلیے اگر تہوڑی گری تو معاف ہے اور بہت مین ضرورت نہین ہے اور وہ ہے بہت اوسے کہتے ہین جسکو دیکہنے والا بہت جانے یہی مروی ہے ابی حنیفہ رحمہ اللہ سے اور اسی پر اعتماد ہے اور بعضون نے کہا کہ بہت اوسے کہتے ہین کہ جب ڈول کہینچین تو کوئی ڈول مینگنی سے خالی نہ نکلے اور حکم جو اسکے خلاف ہو یہی صحیح ہے اور کچہ فرق نہین تر اور خشک اور ثابت اور شکستہ اور لید اور گوبر اور مینگنی مین اسواسطے کہ ضرورت سبکو شامل ہے مسئلہ بکری نے دودہ بہرے برتن مین دودہتے وقت ایک یا دو مینگنی کی اسپر کہا مینگنی نکالڈالین گے اور دودہ پی لین گے اگر اوسیوقت مینگنی نکالڈالی اور اوسکا رنگ نہ آیا نجس نہوگا واسطے عموم بلوے اور ضرورت کے اسلیے کہ بکری کی عادت ہے کہ دودہ لیتے وقت مینگنی کرتی ہے اور ضرورتا مین حدیث موجود ہے تو ساقط ہوگا حکم نجاست کا مسئلہ کبوتر یا چڑیا کی بیٹ کنوین مین گرے فاسد نہ کریگی پانیکو مسئلہ مرغ کی بیٹ بالاتفاق نجس ہے مسئلہ جو چیز کہ جانور کے پیٹ سے باہر نکلے پہر اندر چلی جاے اوسکا حکم مثل حکم گوبر اور مینگنی کے ہے مسئلہ اختلاف کیا بول و براز اون جانورون مین جنکا گوشت کہانا حلال ہے مالک اور احمد رحمہما اللہ نے کہا روایت مشہور مین طاہر ہے اور ابی حنیفہ رحمہ اللہ نے کہا کہ بیٹ کبوتر و چڑیا کی طاہر ہے اور باقی نجس اور امام شافعی رحمہ اللہ نے کہا کہ وہ مطلق نجس ہے مسئلہ اتفاق کیا اماموں نے کہ جن جانورونکا گوشت کہانا حرام ہے اونکا پیشاب گندہ نجس ہے مگر ابی حنیفہ رحمہ اللہ نے اسبات کا اعتقاد کیا کہ بیٹ اون جانورون کی جو پرندہ ہین ہوا مین شکار کرتے ہین مثل چیل و اور باز و باشہ وغیرہ کی طاہر ہے یہی اصح ہے اسلیے کہ اس سے بچنا مشکل ہے مسئلہ نطفہ کنوین مین گرا نجس کریگا پانیکو بہت ہو یا تہوڑا **تیرہوان چشمہ** اسکے بیان مین جن چیزون کے گرنے سے کنوین کا سب پانی کہینچنا واجب ہے مسئلہ آدمی یا بکری یا کتا وغیرہ

یا جو حیوان کہ جثے مین مثل آدمی کے ہے کنوین مین گر کے مرا اور پھولا یا پھٹا نہین سب پانی کھینچا جائیگا مسئلہ کوئی حیوان
باہر مرا اور پھول یا پھٹ گیا پھر کنوین مین گرا سب پانی کھینچا جائیگا مسئلہ چھوٹا جانور مثل چوہے اور چڑیا وغیرہ کے
اور متوسط مثل بطا اور مرغ وغیرہ کے اور بڑا مثل بکری اور گاو اور ہاتھی وغیرہ کے اگر کنوین مین گرا اور پھول یا پھٹ گیا
یا ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا سب پانی کھینچنا واجب ہے اگر ممکن ہو سوا اسکے کہ وقت پھولنے یا پھٹنے کے اوس سے تری نکلتی ہے
اور تمام پانی کے اجزا مین پراگندہ ہوتی ہے وہ تری روان نجس ہے اور وہی تری مثل قطرے پیشاب کے ہوگی مسئلہ
جس جانور کے بال یا کھال گل کے کنوین مین گرے حکم اوسکا مثل اوس جانور کے ہے جو پھول یا پھٹ گیا سب پانی کھینچنا
واجب ہے مسئلہ علامہ ابن نجیم بحر الرائق مین اسطرح تحریر کرتے ہین اور جنھون نے تین سو ڈول نکالنے کا فتوی
دیا ہے اونکے قول کو ضعیف کہتے ہین اگر سب پانی کھینچنا ممکن نہین ہے اس جہت سے کہ چشمے جاری ہین جسقدر پانی کھینچا جاتا ہے
اوسی قدر یا زیادہ چشمون سے جاری ہوتا ہے تو اسمین روایات مختلف ہین امام محمد رحمہ اللہ سے دو سو ڈول کھینچنے مروی
ہین فقہانے کہا کہ فتوی دیا امام محمد رحمہ اللہ نے دو سو ڈول کھینچنے کا جب دیکھے کنوین بغداد کے کہ اکثر اونمین تین سو
ڈول سے زیادہ پانی نہین ہوتا ہے اور امام ابی حنیفہ رحمہ اللہ سے سو ڈول کھینچنے مروی ہین فقہانے اس فتوے کی
یہ وجہ لکھی ہے کہ کوفہ کے کوون مین پانی کم ہوتا ہے وہان آپنے یہ فتوی دیا اور ہدایہ مین لکھا ہے کہ امام ابی حنیفہ رحمہ اللہ سے
جامع صغیر مین مروی ہے کہ اسقدر کنوین کا پانی کھینچا جائیگا کہ کھینچنے والے پر غالب آوے اور مقدار غلبے کی بیان نفرمائی
اور وجہ بیان نہ کرنیکی یہ ہے کہ مقدار غلبے کی متفاوت ہوتی ہے اور کھینچنا اسقدر چاہیے کہ عجز ظاہر ہو یہی صحیح ہے اسواسطے کہ
شرع مین طاعت بحسب طاقت ہے اور بعض فقہانے کہا ہے کہ ابی حنیفہ رحمہ اللہ کے قول پر اسقدر پانی کھینچنا واجب ہے
کہ ظن غالب ہو کہ اسی قدر پانی وقت کھینچنے کے تھا اور اصح تفسیر غلبے کی عجز ہے امام ابی یوسف رحمہ اللہ سے اسکے
دو طریقے مروی ہین ایک یہ کہ قریب کنوین کے ایک خندق کھود دین کہ گہرائی اور دور اوسکا اسقدر ہو جسقدر
کنوین مین پانی ہے اور کچھ کہینچیگی بعض مشائخ کے قول پر پھر پانی کنوین سے کھینچکے اوسمین ڈالین کہ جب خندق
بھر جاوے تو معلوم ہوگا کہ سب پانی کنوین کا کھنچ گیا اور دوسرے یہ کہ ایک لکڑی کنوین مین ڈالین کہ جب پانی مین
ڈوبے وہان نشان کردین گے بعد اوسکے دس ڈول کھینچین گے پھر لکڑی ڈالکر دیکھین گے کہ کسقدر پانی کم ہوا اگر
بقدر دسوین حصے کے کم ہوا ہے تو جانین گے کہ بقدر سو ڈول کے باقی ہے مگر فقہا نے کہا ہے کہ یہ رائے اوسوقت
مستقیم ہے کہ کنوان اوپر سے نیچے تک برابر ہو اور ابی نصر محمد بن سلام سے مروی ہے کہ جو دو آدمی بصارت تامہ
رکھتے ہون اندازہ کرنے پانی مین وہ اندازہ کرین جس قدر کہین اوسی قدر پانی کھینچا جائے گا یہ اصح اور
اشبہ ہے فقہ سے اور معراج الدرایہ مین لکھا ہے کہ یہی مختار ہے اور نقایہ مین لکھا ہے کہ واسطے اندازے پانی کے
ایک شخص صاحب بصارت کافی ہے لیکن اکثر کتب مین دو شخص صاحب بصارت شرط ہین اور اسی قول کی جماعت نے

تصحیح کی اور مختار کیا ہے اور تصحیح کی امام حسام الدین نے شرح جامع صغیر مین کہ اعتبار غلبے کا ہے یعنی عجز کا اور
فتوی اس پہ ہے کہ مفوض کیا جاوے رائے مبتلابہ پر اور خلاصہ مین لکھا ہے کہ تین سو ڈول کھینچے یہ فتوی کا ہے اور معراج
الدرایہ مین لکھا ہے کہ امام محمد رحمہ اللہ کا قول مختار ہے اب اس مسئلے مین تصحیح اور فتوی مختلف ہوا اور فتوی امام محمد
کے قول پر اصل ہے لوگوں کی آسانی کے واسطے اور عمل روایت ابی نصر رحمہ اللہ پر اوسط ہے اسواسطے کہ اختیار مین لکھا ہے
کہ جو امام محمد رحمہ اللہ سے مروی ہے وہ آسان ہے لوگون پر لیکن پوشیدہ نہین ہے ضعف اوسکا اس لیے کہ جب شرع نے
حکم دیا سب پانی کھینچنے کا بسبب نجاست کے تو اوسکی طہارت کم ڈول کھینچنے سے یعنی عدد معین سے موقوف ہے
اوس مقدار کی روایت مسموع ہو اور یہ کہان بلکہ ماثور ابن عباس اور ابن زبیر رضی اللہ عنہما سے اسکے خلاف ہے انتہی
بعض متاخرین نے اختیار کیا کہ اظہر یہ ہے کہ جس وقت ممکن ہو بند کرنا کنوین کے چشمونکا بے اشکال تو بند کرینگے
اور سب پانی کھینچینگے اور اگر بند کرنا چشمونکا مشکل ہے اور جانا کہ اس کنوین مین اوپر سے نیچے تک طول عرض
و عمق یکسان ہے تو لکڑی ڈال کے جو طریقہ مذکور ہوا کرینگے اگر اسکا بھی علم نہین ہے تو اگر ممکن ہو عمل اندازہ
دو شخص صاحب بصارت پر کرینگے اور اگر یہ بھی متعذر ہو تو اسقدر پانی کھینچینگے کہ عجز ظاہر ہو بحسب اپنے گمان کے
غلبے کے یہ تقریر صاحب بحر الرائق کی تمام ہوئی انکے آخر قول سے دریافت ہوا کہ اسقدر پانی کھینچینگے کہ عجز ظاہر
ہو اور جنہون نے امام محمد رحمہ اللہ کے قول پر فتوی دیا اوسکو ضعیف کہا لیکن قاضی القضاۃ علامہ بدر الدین
محمود عینی بنایہ شرح ہدایہ مین عجز کی اسطرح تصریح فرماتے ہین کہ کنوین سے اسقدر پانی کھینچنا چاہیے کہ عجز ظاہر ہو اور
جب عجز ظاہر ہوگا تو تکلیف ساقط ہوگی فتاوی شبلی مین ابی حنیفہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ جب دوسو یا تین سو ڈول
کھینچے تو گویا غلبہ ہوا یعنی عجز ظاہر ہوا یہی مختار ہے اور فتاوی تاتارخانیہ مین ہے جس جا سب پانی کھینچنا واجب ہوا تو
اسقدر کھینچینگے کہ غلبہ ہو ینابیع مین اسکو صحیح لکھا ہے اور فتاوی عتابیہ مین ابی حنیفہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ جب
دوسو یا تین سو ڈول کھینچے تو غالب ہوا یہی صحیح ہے اور بضاعت مزجات مین ملا عصام لسطیر فرماتے ہین کہ جب دو شخص
صاحب بصارت کو نپائے تو قول محمد رحمہ اللہ پر عمل کرے اور دو سو ڈول کھینچے تو کافی ہے واسطے طہارت کے
اور زیادتی دو سو پر ڈولیاں کے لیے ہے مگر تجاوز تین سو سے وسواس ہے ان سب تحریرونسے دریافت ہوا
کہ تین سو ڈول تک کھینچنے چاہییے یہی عجز ہے اسی پر فتوی ہے **مسئلہ** بعض کتب مین امام ابی حنیفہ رحمہ اللہ سے
مروی ہے کہ کنوین کا عرض و عمق بالشت سے ناپ لینگے پھر ضرب دینگے عمق کو عرض مین پھر ہر بالشت
کے دو ڈول کھینچینگے **مسئلہ** کنوین کی مٹی واسطے جرجکے کھینچنا واجب نہین ہے اسی پر فتوی ہے
چودھوان چشمہ اگر کنوان نجس ہو جاوے تو کس ڈول سے پانی کھینچین اور پے در پے کھینچنا شرط
ہے یا نہین **مسئلہ** جب کنوین سے چند ڈول پانی کھینچنا واجب ہوا تو کس ڈول سے کھینچینگے جو معتبر ہو

کتب مین لکھا ہے ڈول وسط سے کینچین گے یہی معتبر ہے اور فقہا نے ڈول وسط مین اختلاف کیا ہے بعض نے لکھا ہے کہ مراد اوس
وہ ڈول ہے جو اوس شہر مین مستعمل ہو اور بعض نے لکھا ہے کہ ہر کنوین مین اوسی کنوین کا ڈول معتبر ہے اسواسطے کہ سلف مطلق
سے متعارف مراد لیتے ہین اور کتابون مین اسی روایت کو مختار لکھا ہے یہی ظاہر روایت ہے اور بعض نے لکھا ہے کہ وہ ڈول
مراد ہے جسمین ایک صاع پانی آوے اور بعض نے اسکے سوا لکھا ہے بہر حال ہر کنوان دو حال سے خالی نہین ہے
اوسکے واسطے ڈول معین ہے یا نہین اگر اوسکا ڈول معین ہے تو یہی ڈول معتبر ہے اسی سے پانی کینچین گے اور اگر
ڈول معین نہین ہے تو وہ ڈول لین گے جسمین ایک صاع پانی آوے مسئلہ جسقدر ڈول کینچنے واجب ہوے
اگر اوس حساب سے ایک بڑا ڈول لاکے جسمین بقدر واجب پانی آجاوے ایک ڈول نکالا کافی ہوگا اور اوس کنوین کی
طہارت کا حکم کیا جائیگا یہی ظاہر مذہب ہے مثلا کسی کنوین سے بیس ڈول کینچنے واجب ہوے اور ایک بڑا
ڈول کینچا جسمین اوس کنوین کے ڈول سے بیس ڈول پانی سماتا ہے تو کافی ہوگا اور حسن بن زیاد رحمہ اللہ کہتے
ہین کہ جب تک ڈول مقررہ نہ کینچین گے کنوان طاہر نہوگا اس سبب سے کہ تکرار ڈول سے کنوین کے نیچے سے
پانی جاری ہوتا ہے اور اوپر سے کینچا جاتا ہے تو یہ مثل پانی جاری کے ہوگا اور یہ بات ایک بڑے ڈول مین
حاصل نہین ہوتی ہے اور یہی زفر رحمہ اللہ سے منقول ہے اور حنفیہ کہتے ہین کہ ایک بڑے ڈول نکالنے سے
مقصود حاصل ہوا یعنی بقدر واجب کینچا گیا اور اعتبار جریان کا ساقط ہے اسی جہت سے پے درپے ڈول کینچنا
شرط نہین کیا گیا یہان تک اگر ایک ڈول روز کینچا جائیگا تو جائز ہے اور جو کہ عدم اشتراط توالی پر متفرع ہے
وہ یہ ہے کہ اگر ایک روز کچھ ڈول کینچے بعد اوسکے دوسرے روز کنوین مین پانی زیادہ ہوا بعض نے کہا سب پانی
کینچا جاوے گا اور بعض نے کہا کہ جسقدر پہلے روز باقی رہا تہا یہی صحیح ہے اور بعض کتب مین لکھا ہے کہ اشتراط
توالی مین اختلاف ہے مگر مختار عدم اشتراط توالی ہے مسئلہ ایک کنوین سے بیس ڈول کینچنے واجب ہوے
اور روز دو ڈول روز دس دن مین کینچے گئے جائز ہے اور کنوان طاہر ہوگا مسئلہ اگر اخیر ڈول کنوین کے
بیچ مین ہے اور پانی ٹپکتا ہے طاہر نہوگا جب تک وہ ڈول اوپر کینچ نہ آوے یہی مختار ہے مسئلہ اگر لڑکے اور
بازاری لوگ رسی اور ڈول چہوتے ہین دونون چیزین طاہر ہین جب تک نجاست کا یقین نہو مسئلہ کسی نے
پہٹے ہوے ڈول سے پانی نکالا اور پانی زیادہ نصف ڈول سے اوپر تک پہنچ آیا وہ ڈول مثل ڈول ثابت
کے شمار کیا جاوے گا مسئلہ جب کنوان طاہر ہوا تو طاہر ہوگا ڈول اور رسی اور چرخ اور گرد کنوین
کا اور ہاتھ کینچنے والے کا اس لیے کہ نجاست ان سب چیزون کی بسبب نجاست کنوین کے تہی تو اب
کنوین کے طاہر ہونے سے یہ سب چیزین بہی طاہر ہونگی چندرہوان چشمہ اگر کسی نے کنوین کے نجس پانی سے
بے دریافت وضو کیا تو کسوقت سے نماز کا اعادہ کرے مسئلہ کنوین سے پرندہ یا چوہا وغیرہ مردہ نکلا اوس

لوگون نے اس کنوین کے پانی سے وضو کیا تہا اگر گرنیکا وقت معلوم ہے تو اوسی وقت سے نماز کا اعادہ کرین اور اگر
گرنیکا وقت دریافت نہین ہے تو امام ابی حنیفہ رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ اگر چوپایہ پرندہ وغیرہ پہول یا پہٹ گیا ہے
تو تین دن رات کی نماز پہیرین ورنہ ایکدن رات کی نمازکا اعادہ کرین اور صاحبین رحمہما اللہ کے نزدیک جب تک
گرنیکے وقت کا یقین نہو نماز نہ پہیرین کے اسی پر فتوی ہے **مسئلہ** کوئی جانور کنوین مین پہول یا پہٹ
گیا ہے تو جو کہانا اس پانی سے تین روز تک پکا ہے نہ کہاوے اور اگر پہولا یا پہٹا نہین تو جو کہانا اوس دن
پکا ہے نہ کہائے اور اوسی کو لیا ہے ابی حنیفہ رحمہ اللہ نے اور ابی یوسف رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ جب سے
کنوین کا پانی کہینچنا واجب ہوا تو جو چیز اس پانی سے پکی ہے انسان کو نہ کہلائے اور کتے وغیرہ کو کہلانیکا کچہ
مضائقہ نہین اور بعض نے کہا کہ گنہگار کے ہاتہ بیچ ڈالے اور اوس پانیکو گلی مین چہڑکنے کا کچہ مضائقہ نہین
اور چارپایونکو یہ پانی نہ پلاوے اور اگر اس پانی مین آٹا گوندہا ہے تو یہ چارپایون کو کہلاوے **مسئلہ** صاحبین
رحمہما اللہ نے کہا نجاست چاہ کا وقت علم کے حکم کیا جائیگا لوگون پر کچہ نماز کا اعادہ لازم نہین ہے نہ دہونا
اوس کپڑیکا جسپر کنوین کا پانی پہونچا قبل علم کے یہی قیاس ہے اسلیے کہ شک سے یقین زائل نہین ہوتا ہے
اور ہم یقین رکہتے ہین اوسکے طہارت کا زمان گذشتہ مین اور نجاست کا شک ہے اسواسطیکہ احتمال ہے
کہ وہ جانور اور کہین مرا ہو پہر ہوا سے کنوین مین گرا ہو یا بعض دشمن یا لڑکون یا بعض جانور نے کنوین مین
ڈالدیا ہو جیسا ابی یوسف رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ مین نے دیکہا چیل کو اوسکے چونچ مین چوہا مردہ تہا اوسے
کنوین مین ڈالدیا یہ دیکہہ کے ابی یوسف رحمہ اللہ نے اپنے قول سے اس قول کیطرف رجوع کی **سولہوان
چشمہ** جہوٹے کہانے اور پانی کے بیان مین فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ شَرِبَ سُؤْرَ
أَخِيهِ كُتِبَ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ جو کوئی پیے جہوٹا اپنے بہائیکا لکہی جائین گی اوسکے واسطے دس نیکیان
مسئلہ بعض کتب مین لکہا ہے کہ جہوٹا چار قسم پر ہے اولی وہ جسکی طہارت پر اتفاق ہے بیکراہت مثل جہوٹے
بنی آدم کے مسلم ہو یا کافر چہوٹا ہو یا بڑا مرد ہو یا عورت پاک ہو یا نجس حائض ہو یا جنب الا شراب پینے کیوقت
شرابیکا جہوٹا نجس ہے لیکن اگر شراب پینے کے بعد اوسنے تین بار اپنے رال گہونٹی ہو تو طاہر ہے ابی حنیفہ رحمہ اللہ
کے نزدیک یا جس شخص نے شراب پی پہر تہوڑی دیر کے بعد اپنے مونہہ زبان سے چاٹ لیے اور تین بار رال
گہونٹی اور پانی پیا تو پانی بچا ہوا طاہر ہے مگر جسکی مونچہین بڑی ہین وہ اگرچہ بعد ساعت کے بہی پیے جب بہی
طاہر نہوگا اسواسطیکہ بڑے بال جو نجس ہو جاتے ہین وہ زبان کے چاٹنے سے پاک نہین ہوتے ہین اور دوسری قسم
جن جانورونکا گوشت کہانا حلال ہے اونکا جہوٹا بہی طاہر ہے مثل اونٹ اور گائے اور بکری کے دوسری قسم
کا جہوٹا نجس وہ جہوٹا ادرندے چارپایون کا ہے تیسری قسم کا مکروہ وہ جہوٹا بلی وغیرہ کا ہے چوتہی قسم

پھرتے ہین اونکا جھوٹا مکروہ ہے اور اگر اونکی چونچین نجاست بھری ہے تو پانی نجس ہوگا اور اگر کھیتون مین نہین پھرتے
اور نجاست بھی نہین کھاتے ہین تو اونکا جھوٹا طاہر ہے **مسئلہ** جھوٹا اون جانورون کا جنکا
خون سائل نہین ہے اور پانی مین رہتے ہین یا پانی مین نہین رہتے طاہر ہے **مسئلہ** جھوٹا پرندون
درندون کا جس طرح باز و چرغ و شاہین و چیل اور مانند انکے مکروہ ہے اور بعض نے کہا مکروہ
تنزیہی ہے اور بعض نے کہا کہ مکروہ تنزیہی بھی نہین ہے یہی صحیح و مختار ہے اور ابی یوسف رحمہ اللہ
سے مروی ہے کہ اگر یہ جانور مقید ہین اور انکا پالنے والا جانتا ہے کہ انکی چونچین نجاست نہین ہے تو مکروہ
نہین ہے اور اس روایت کو مشائخ نے مستحسن رکھا اور اسیطرح وہ پرندے جنکا گوشت نہین کھایا جاتا ہے
اونکا جھوٹا بھی مکروہ ہے استحساناً **مسئلہ** پسینا دائم الخمر کا نجس ہے **مسئلہ** پسینا جنب کا طاہر ہے اگر کنوین یا کپڑے
پر ٹپکا فاسد نہ کریگا اور اسی طرح دودہ بچی کا ایک قول پر طاہر ہے **مسئلہ** اسی طرح دودہ عورت کا طاہر
اور اسی طرح دودہ مردہ بکری یا گاؤ کا اور اگر دودہ عورت میت کا پانی مین گرا نجس کریگا **مسئلہ**
آب دہن ہاتھی کا نجس ہے اگر سونڈہ سے کپڑے پر پہونچا نجس کریگا **مسئلہ** جو پانی کہ
زندہ کے منہ سے نکلتا ہے طاہر ہے اور جو میت کے منہ سے نکلتا ہے نجس ہے اور جو پانی کہ سوتے کے
منہ سے نکلا یا پیٹ سے آکے منہ سے نکلا طاہر ہے اسواسطیکہ جو پانی منہ سے نکلتا ہے وہ بلغم سے پیدا ہوتا ہے
طاہر ہوگا جسطرح پر نزدیک ابی حنیفہ و محمد رحمہما اللہ کے نزدیک اسی پر فتوی ہے **ستروان چشمہ** پانی مستعمل کے
بیان مین **مسئلہ** مستعمل ابی حنیفہ و ابی یوسف رحمہما اللہ کے نزدیک اوسے کہتے ہین جس سے زائل کیا جاوے حدث
یا قصد کیا جاوے تقرب کا اور محمد رحمہ اللہ کے نزدیک مستعمل ہوتا ہے قصد تقرب سے نہ سقوط فرض سے اگر حدث زائل نکیا جاوے
اور نہ قصد کیا جاوے تقرب کا تو پانی مستعمل نہ ہوگا بلا خلاف اگر محدث یا جنب یا حائض غسل کرے نہ واسطے تقرب کے
نہ واسطے نماز کے تو پانی مستعمل ہوگا شیخین رحمہما اللہ کے نزدیک اور محمد رحمہ اللہ کے نزدیک مستعمل نہوگا اور اگر غیر
اور غیر محدث اور غیر جنب نے وضو کیا نہ واسطے تقرب کے تو پانی مستعمل نہوگا **مسئلہ** لڑکے نے وضو کیا تو مستعمل
ہونے مین متاخرین نے اختلاف کیا لیکن مختار یہ ہے کہ اگر لڑکا عاقل ہے تو پانی مستعمل ہوگا ورنہ نہین اسیطرح
اگر لڑکے کو وضو کرنا سکھایا اور فقط قصد تعلیم کا ہے تو پانی اس وضو کا مستعمل نہوگا **مسئلہ** جسطرح پانی مستعمل ہوتا ہے
وضو کرنے سے اور غسل جنابت سے اسیطرح مستعمل ہوتا ہے غسل احرام و اسلام سے اور وضو اوپر وضو کے اور
غسل نماز جمعہ و نماز عیدین اور عرفے کی رات اور لیلۃ القدر سے اسی طرح اگر عورت نے غسل کیا حیض یا نفاس کا
یا غسل دیا میت کو پھر غسل کیا ان سب صورتون مین پانی مستعمل ہوگا واسطے قائم کرنے قربت کے **مسئلہ**
مستعمل پانی کی تین قسمین ہین ایک مستعمل نجس ہے بہ نجاست خفیفہ بالاتفاق مثل استنجے کے پانی کے و غسالہ کپڑے

نجس کے اور تیسرے مستعمل طاہر و طہور ہے بالاتفاق مثل غسالہ حبوب و بقول و کپڑے طاہر کے اور تیسرے مستعمل مین
امید کے اقوال مین وہی وہ پانی ہے کہ مستعمل ہوتا ہے نجاسات حکمیہ مین مثل وضو و غسل کے ابی حنیفہ رحمہ اللہ نے
کہا ہے کہ یہ نجس ہے بہ نجاست غلیظہ اور ابی یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک نجس ہے بہ نجاست خفیفہ اور محمد رحمہ اللہ
کے نزدیک طاہر غیر طہور ہے اسی پر فتوی ہے مسئلہ ہمارے اصحاب نے اتفاق کیا روایات ظاہرہ مین اسبات پر کہ
مستعمل پانی بدن مین طہور نہین باقی رہتا ہے اور اختلاف کیا اوسکی طہارت مین اور جس سبب سے وہ مستعمل ہوتا ہے
اور کسوقت وہ پانی مستعمل کہلاتا ہے جب واسطے سقوط فرض کے نیت کی ہو یا قصد ٹھنڈک یا ڈول نکالنیکا کنوین
سے کیا ہو ابی حنیفہ و ابی یوسف رحمہما اللہ نے کہا مستعمل ہوتا ہے اور محمد رحمہ اللہ نے کہا مشہور روایت مین ہے
کہ مستعمل نہین ہوتا ہے اور بالاتفاق مستعمل اس سبب سے ہوتا ہے کہ واسطے طہارت کے استعمال کیا ہو اور ثبوت حکم
استعمال مین اتفاق اس بات پر کہ جب تک عضو پر ہے حکم استعمال کا نہ پایا جائیگا اور بعد زوال کے عضو سے اختلاف
ہے بعض نے کہا کہ مستعمل ہوگا اگرچہ ہوا مین ہو اس دلیل سے کہ اگر محدث نے اپنے دونون بازو دھوئے اور کسی نے
اوسکے نیچے اپنے ہاتھ اوسی پانی سے دھوئے نہین جایز ہے یہ مروی ہے ہمارے اصحاب رحمہم اللہ سے اور
اسیطرح اگر محدث نے اپنے کسی عضو کو دھویا اور قبل مجتمع ہونے اس پانی کے کسی جگہ اوس سے دوسرا عضو دھویا
جائز نہین ہے مگر ابی مطیع بلخی رحمہ اللہ کے قول پر اور بعض نے کہا مستعمل اوسوقت ہوگا کہ کسی جگہ ٹھہرے اور ٹھہر
موقوف ہوجائے اور طہارت پانی مستعمل مین اختلاف ہے شیخین رحمہما اللہ کے نزدیک مشہور قول پر نجس ہے اور امام محمد
رحمہ اللہ کے نزدیک طاہر ہے پس اگر مستعمل پانی استنجے کا کپڑے پر بقدر درہم پہنچا تو اس سے ہمارے نزدیک نماز جائز
نہین اگر استنجے کا نہین ہے تو ایک روایت ابی حنیفہ و ابی یوسف رحمہما اللہ پر نماز کو منع نہ کریگا جب فاحش ہو اور
فاحش ابی حنیفہ رحمہ اللہ نزدیک اوسے کہتے مین جسے دیکھنے والا فاحش کہے اور بعض نے کہا کہ چوتھائی
کپڑے بھر ہو تو کثیر ہے اور ابی یوسف رحمہ اللہ نے کہا اگر ایک بالشت بھر چوڑا اور ایک بالشت لنبا ہو تو کثیر
ہے اور روایت محمد کی ابی یوسف رحمہما اللہ سے ہے کہ مقدر کیا گیا چوتھائی پر بعض نے اس سے مراد لی چوتھائی جیب
آستین و دامن کی نہ چوتھائی سب کپڑے کی مسئلہ کنوین مین مستعمل پانی گرا ایک روایت ابی حنیفہ رحمہ اللہ سے ہے
کہ اگر غسالہ جنابت کا ہے تو سو ڈول کھینچے جائینگے کہ پاک ہو اور اگر وضو کا پانی ہے تو چالیس ڈول
کھینچے جائینگے اور صحیح یہ ہے کہ جبتک کنوین کے پانی پر مستعمل پانی غالب ہو فاسد نہ کریگا مسئلہ پانی
مکروہ کنوین مین گرا حسن زیاد نے ابی حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے کہ چند ڈول کھینچین گے اور مختار
خواجہ امام فخر رحمہ اللہ کے نزدیک یہ ہے کہ دس ڈول کھینچین گے پاک ہوگا مسئلہ پانی مشکوک کنوین مین گرا
حسن زیاد رحمہ اللہ نے ابی حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے کہ چند ڈول کھینچین گے نہ ہو واسطیکہ کہ نجس ہے

بلکہ واسطے کہ پاک اور ناپاک کر دیوالا ہو مسئلہ ایک شخص جنب نے کنوین سے ڈول کھینچکے پانی اپنے سر پر
ڈالا پھر دوسرا ڈول کنوین مین ڈالا اور اوسکے بدن سے کنوین مین قطرے پانی کے ٹپکے اسکا کچھ اعتبار
نہین اگرچہ پانی مستعمل ابی یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک نجس ہے لیکن اسوقت گویا کہ حکم نجاست کا ساقط
ہوا اسواسطے کہ اس سے بچنا غیر ممکن ہے مسئلہ جنب نے غسل کیا ایک کنوین مین پھر دوسرین مین پھر تیسرین مین
اسی طرح دس کنوون مین یا زیادہ ابی یوسف رحمہ اللہ نے کہا ہے سب کنوین نجس ہو نگے اور محمد رحمہ اللہ
نے کہا کہ تیسرے کنوین سے یہ شخص طاہر نکلیگا پھر دیکھین گے اگر اسکے بدن پر عین نجاست ہے سب کنوین
نجس ہون گے اور اگر اوسکے بدن پر عین نجاست نہین ہے تو سب کنوون کا پانی مستعمل ہوگا پھر تیسرے
کنوین کے غسل کے بعد اگر اسکے نیت غسل کی ہے تو پانی مستعمل ہوگا اور اگر اسکی نیت غسل کی نہین ہے تو
مستعمل نہوگا مسئلہ اپنے سر کے بال ٹھنڈا نیکو دھوے اور باوضو ہے تو پانی مستعمل نہوگا مسئلہ عورت
نے کسی کے بال اپنے بالون مین وصل کیے اور جو بال وصل کیے ہین وہ دھوے تو پانی مستعمل نہوگا اور
اگر اپنے بال دھوے تو مستعمل ہوگا مسئلہ جنب نے ایک پیر کو دوسرے پیر پر رکھکے غسل کیا
نیچے کا پیر اوپر کے پانی سے پاک ہوگا بخلاف وضو کے مسئلہ کسی نے اپنا ہاتھ کھانے
کے پہلے یا بعد دھویا پانی مستعمل ہوگا مسئلہ جنب نے کلی کی نیت سے منہ مین پانی نہین لیا
تو مستعمل نہوگا محمد رحمہ اللہ کے قول پر اور اسی طرح اگر اپنے منہ مین پانی لیا اور اوس سے
اپنے اعضا دھوئے یا برتن مین بھر دیا تو طاہر اور طہور ہے اور ابی یوسف رحمہ اللہ نے
کہا ہے کہ وہ طہور باقی نہ رہے گا یہی صحیح ہے مسئلہ محدث نے اپنا سر برتن مین
مسح کے واسطے ڈالا تو پانی مستعمل نہوگا ابی یوسف رحمہ اللہ کے قول پر اسواسطے کہ پانی
اوس چیز سے نجس ہوتا ہے جس سے غسل کیا جاے اور ارادہ کیا جائے گا غسل کا لیکن
جس چیز سے مسح کیا جاتا ہے وہ مستعمل نہین ہوتا ہے اگرچہ اوس سے مسح کا ارادہ کیا ہو اور محمد
رحمہ اللہ نے کہا کہ اگر محدث کے دونون بازوون پر جبائر ہون دونون کو پانی مین ڈبویا یا اپنے سر کو برتن مین
ڈبویا جائز نہین اور پانی مستعمل ہوگا مسئلہ غسالہ برتن مین گرا اگر تھوڑا ہے فاسد نہ کریگا اور تھوڑا او
کہتے ہین کہ ظاہر ہو جس مقام پر پانی مین قطرہ گرا ہے مثل شبنم کے اور اگر ظاہر ہے اور دیکھا تو وہ بہت
ہے مسئلہ بعد وضو اور غسل کے کچھ مضائقہ نہین کہ اپنا جسم رومال سے پونچھے اور مروی ہے کہ بیشک
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اسطرح کیا ہے یہی صحیح ہے اور بعض نے کہا کہ مکروہ ہے اور بعض نے کہا
کہ وضو کر نیوالیکو مکروہ ہے نہ غسل کر نیوالیکو مسئلہ ایک شخص نے جنابت کا غسل کیا اوس سے کچھ برتن مین پانی

ٹپکا یہ برتن کا پانی فاسد نہوگا اسواسطے کہ اسکا امتناع نہین ہوسکتا ہے اگر ہم کہین کہ یہ پانی نجس ہوتا ہے تو لوگون پر کام تنگ ہو جائے اور حق تعالی فرماتا ہے یُرِیْدُ اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ اللہ چاہتا ہے تم پر آسانی اور نہین چاہتا تم پر تنگی اور فرمایا حق جل شانہ نے وَمَا جَعَلَ عَلَیْکُمْ فِی الدِّیْنِ مِنْ حَرَجٍ اور نہین کی تم پر دین مین تنگی اور فرمایا حق سبحانہ نے لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَہَا نہین تکلیف دیتا اللہ مگر اوسکی وسعت کے موافق مسئلہ غسالہ میت کا اگر غسل دینے والے کے کپڑے پر اسقدر پہونچا کہ اوس سے بچنا ممکن نہین ہے تو معاف ہے مسئلہ غسالہ میت کا نجس ہے اور محمد رحمہ اللہ نے اسکو مطلق چھوڑا اسواسطے کہ وہ کہتے ہین کہ میت اکثر نجاست سے خالی نہین رہتا ہے اور اصح یہ ہے کہ جب میت کے بدن پر نجاست نہوگی پانی مستعمل ہوگا نجس نہوگا مسئلہ وہ کپڑا جس سے میت کا جسم پونچھا جاتا ہے طاہر ہے جسطرح زندہ اپنے جسم کو بعد غسل کے پونچھے مسئلہ کسی نے سوا اعضا وضو کے اور اعضا اپنے دھوئے جسطرح پہلا اوران اصح یہ ہے کہ پانی مستعمل نہوگا بخلاف اعضای وضو کے مسئلہ مستعمل پانی پینا مکروہ ہے مسئلہ وضو کیا طاہر نے میل یا خمیر یا مٹی دھونیکو یا غسل کیا طاہر نے ٹھنڈک کے واسطے تو پانی مستعمل نہوگا مسئلہ جنب یا محدث نے برتن مین ہاتھ ڈالا پانی نکالنے کو مستعمل نہوگا بلا خلاف واسطے ضرورت کے اسلیے کہ انسان اکثر چھوٹا برتن ڈبونیکو نہین پاتا ہے اور ممکن نہین کہ بڑے برتن سے پانی اونڈیلے تو مضطرب ہوتا ہے کہ کیا چیز ڈبووے تو اوسوقت ہاتھ قائم مقام چھوٹے برتن کے ہے مسئلہ کپڑے پاک کو یا جس چارپائے کا گوشت کھایا جاتا ہے دھویا پانی مستعمل نہوگا اسی طرح اگر بدن یا سر سے مٹی دھوئے مسئلہ گلاب سے وضو کیا تو مستعمل نہوگا بلا خلاف مسئلہ مستعمل پانی پانی خالص مین گرا بعض نے کہا اوس سے وضو نہین جائز ہے اگرچہ تھوڑا ہو اور بعض نے کہا جائز ہے یہی صحیح ہے مسئلہ ہتیلی دھونیکو پانی مین ڈالی نجس ہوگا اور بعض نے لکھا کہ یہ قول ابی یوسف رحمہ اللہ کا ہے اور محمد رحمہ اللہ کے نزدیک طاہر ہے اسی پر فتوی ہے مسئلہ اپنے اعضا کو رومال سے پونچھا وہ بھیگ گیا یہان تک کہ کثیر ہوگیا یا کپڑے پر اعضا سے پانی ٹپکا اور کثیر ہوا اس سے نماز جائز ہے مسئلہ مستعمل پانی محمد رحمہ اللہ کے نزدیک طاہر ہے یہی مختار ہے اور شیخین رحمہما اللہ کے نزدیک نجس ہے لیکن اعتبار نجاست کا واسطے ضرورت کے اس جگہ ساقط ہے

اٹھارہوان چشمہ پانی فواکہات اور بقول وغیرہ کے حکم مین مسئلہ نہین جائز ہے وضو تربوز اور ککڑی اور کھیرے اور فواکہ کے پانی سے کہ اونکو نرم کرکے نچوڑین اور بعض نے آب فواکہ کی تفسیر مین لکھا ہے کہ سیب اور بہی کو نرم کرکے پانیمین بکائین پھر نچوڑین غرض جواز دونون صورتون مین نہین کہ آب مطلق نہین ہے اور نہ اوس پانی سے جو ربیع مین تاک

انگور سے بنتا ہے اسی طرح منع کیا شمس الائمہ حلوائی رحمہ اللہ نے اور نہ گلاب سے اور نہ زعفران و صابون کے
پانی سے جب پانیکا نام و رقت جاتی رہے اور گاڑھا ہو جائے اور اگر رقت و لطافت و نام پانی کا باقی ہے تو
وضو جائز ہے مسئلہ جس چیز سے صفائی مقصود ہوتی ہے اگر پانی مین پڑے اوس پانی سے وضو
جائز ہے اگرچہ متغیر ہو مسئلہ جیسے کچی وغیرہ پانی مین پکائی اور رنگ متغیر ہو گیا لیکن رقت باقی ہے تو
وضو جائز ہے اور اگر گاڑھا ہو گیا تو جائز نہین مسئلہ جائز نہین وضو انگور تر کے پانی سے اور نبیذ
انگور خشک سے یہی صحیح ہے مسئلہ غسل و وضو جائز نہین ہے نبیذ تمر سے ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے
نزدیک یہی صحیح ہے مسئلہ کسی اشربہ وغیرہ اشربہ سے مثل سرکے و شوربے کے وضو جائز نہین
ہے مگر نبیذ تمر سے وضو جائز ہے جب پانی مطلق نہو اول قول ابوحنیفہ رحمہ اللہ یہ اور پایا جانا اس پانی کا
تیمم کو منع کرتا ہے اور نبیذ تمر اوسے کہتے ہین کہ چھوارے پانی مین ڈالین اوس پانی مین اوسکی شیرینی آجاوے
اور گاڑھا یا نشیلا نہو اگر نشیلا ہو گیا تو اوسکا پینا حلال نہین ہے اور اوس سے وضو بھی جائز نہین ہے اگر
اوسے تھوڑا پکایا تو صحیح یہ ہے کہ اوس سے وضو جائز نہین ہے قول ابی یوسف رحمہ اللہ یہ تیمم کرے وضو نکرے
اس سے رجوع ہے قول ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا اور قول محمد رحمہ اللہ یہ جمع کرے وضو و تیمم کو اگر اوسکے ساتھ گدھے کا
جھوٹا اور نبیذ تمر پاتا تو گدھے کے جھوٹے سے وضو کرے اور تیمم کرے اور نبیذ تمر کیطرف التفات نکرے
اسواسطے کہ گدھے کا جھوٹا اصل مین طہور ہے اب گدھے کے پینے سے مشکوک ہوا اور نبیذ تمر اصل مین طہور
نہین ہے مسئلہ نمک کے پانی سے وضو جائز نہین ہے مسئلہ پانی مطلق متغیر ہوا مٹی یا خاک
یا گچ یا نوری یا پتہ کے ٹھہرنے سے وضو جائز ہے مسئلہ جس پانی مین خاک ملی ہے اور بہتا ہے وضو کیا
لیکن پانی غالب و رقیق ہے شیرین ہو یا کھاری جائز ہے اور اگر گاڑھا ہے تو وضو جائز نہین ہے مسئلہ
چنا یا باقلا پانی مین ڈالا اور متغیر ہوا رنگ و مزا و بو اگر رقت باقی ہے تو وضو جائز ہے اسواسطے کہ پانی کا نام
و طبع باقی ہے مسئلہ معتبر صورتون مذکورہ مین باقی رہنا رقت کا ہے اگر چنا اور باقلا وغیرہ پکایا گیا
اور پانی رقت پر باقی ہے تو وضو جائز ہے ورنہ نہین مسئلہ پانی مین روٹی بھگوئے اور رقت باقی ہے
تو وضو جائز ہے اور اگر گاڑھا ہو گیا تو وضو جائز نہین ہے مسئلہ پھٹکری پانی مین ڈالے اور وہ سیاہ
ہو گیا مگر رقت باقی ہے تو وضو جائز ہے مسئلہ برف پانی مین ڈالے وہ گاڑھا ہو گیا اوس سے وضو جائز
نہین کہ وہ بمنزلہ جمے ہوئے برف کے ہے اور اگر گاڑھا نہین ہے تو وضو جائز ہے مسئلہ جو چیز پانی مین
ملی سوا پانی خواہ کمات سے اور پانی پر غالب ہوئی تو اوسکا حکم اوسی چیز کا حکم ہے نہ حکم پانیکا اور اوس سے
بھی وضو جائز نہین اور اگر پانی غالب ہے تو اوسکا حکم حکم پانیکا ہے اور اوس سے وضو جائز ہے مثل دودھ و دوسرے کے

وشیرے کے اگر پانی غالب ہوگا تو وضو جائز ہے اور اگر غلبہ دودھ وریرے کا اور شیرے کو ہے تو وضو جائز نہین ہے مسئلہ
پانی مین درختون کی پتیان گرین اور رنگ اور بو اور مزا متغیر ہوگیا وضو جائز ہے مشائخ حنفیہ کے نزدیک مسئلہ
ان سب صورتون مین اعتبار غلبے کا ہے اوسکی تین صورتین ہین پہلے اعتبار رنگ کے غلبے کا پھر مزے کے پھر اجزا کے
اگر ایک چیز کا رنگ مخالف ہے پانی کے رنگ کے مثل دودھ و ریرے اور شیرے اور زعفران وغیرہ کے تو اعتبار رنگ
کا ہے اگر پانی کا رنگ غالب ہے تو وضو جائز ہے ورنہ نہین اور اگر اوس چیز کا رنگ پانی کے رنگ کے موافق ہے
مثل پانی تربوز وغیرہ کے تو اعتبار مزے کا ہے اگر پانی کا مزا غالب ہے تو وضو جائز ہے ورنہ نہین مثل پانی انگور وغیرہ کے
اگر کوئی چیز ایسی ہے کہ اوسکا اثر پانی مین ظاہر نہین ہوتا ہے تو اعتبار کثرت اجزا کا ہے یہ سب صورتین محمد رحمہ اللہ کے
نزدیک معتبر ہین اور ابی یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک غلبہ اجزا کا معتبر ہے نہ رنگ کا یہی صحیح ہے اگر اجزا پانی مطلق
کے غالب ہین تو وضو جائز ہے اور اگر مغلوب یا برابر ہین تو وضو جائز نہین ہے اسی پر فتوی ہے مسئلہ پانی خالص
پکالیا گیا اور متغیر ہوگیا اوس سے وضو جائز ہے مسئلہ جو پانی دہوپ سے گرم ہوا اوس سے وضو کا کچھ مضائقہ
نہین حنفیہ کے نزدیک اور شافعی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ مکروہ ہے طب کے رو سے اور بعض نے لکھا کہ جو پانی
دہوپ سے گرم ہوا ہے اوس سے وضو مکروہ ہے واسطے قول علیہ السلام کے کہ فرمایا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
جسوقت پانی دہوپ سے گرم ہوگیا لا تفعلی یا حمیرا فانہ یورث البرص نکر تو ایسا اے حمیرا کہ وہ برص پیدا کرتا ہے اور
اسی طرح حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے منقول ہے مسئلہ جو پانی کہ آگ پر گرم ہوا ہے اوس سے طہارت مکروہ
نہین ہے مسئلہ جو پانی کہ نجاسات سے گرم کیا جاتا ہے اوس سے وضو مکروہ نہین ہے مسئلہ کنوین کا پانی و دریا کا و نہر کا
جو دہوپ سے گرم ہوجاتا ہے اوس سے وضو مکروہ نہین ہے اونیسوان چشمہ برتنون کے پانی کے حکم مین مسئلہ
اگر کنوین کا پانی کہینچکے برتن مین رکہا بعد تہوڑی دیر کے برتن مین چوہا مرا پایا برتن نجس ہے کنوان طاہر ہے اس واسطے کہ
احتمال اسکا ہے کہ کنوین سے نہ نکلا ہو برتن مین گرا ہو مسئلہ ایک برتن مٹکے سے پانی نکالنے کو رکہدیا اور کہا
اس سے پیو اور وضو کرو جب تک یقین نہو کہ اسمین نجاست ہے وضو کرے مسئلہ مٹکا پانی سے بہر کر رکہا ہے
اوس سے پانی رستا ہے یا ایسا ٹوٹا ہے کہ قطرہ قطرہ پانی ٹپکتا ہے اوس جگہ کتے نے اپنا منہ لگایا مٹکے کا پانی طاہر ہے
مٹکا تین بار دہونے سے طاہر ہوگا مسئلہ انسان کو اپنے وضو کے واسطے برتن خاص کرنا مکروہ ہے
مسئلہ لڑکے نے اپنا ہاتھ یا پیر برتن مین ڈالدیا اگر جانا کہ اسکا ہاتھ یقینی نجس ہے تو وضو جائز نہین
اور اگر جانا کہ اسکا ہاتھ یقینی طاہر ہے تو وضو جائز ہے اور اگر نہین جانتا کہ اسکا ہاتھ یا پیر نجس ہے یا طاہر تو مستحب
ہے کہ اور پانی سے وضو کرے اس لیے کہ لڑکا اکثر نجاست سے عادتاً خالی نہین رہتا ہے اور اگر وضو کر لیا تو جائز ہے
اور اگر لڑکے کے ساتھ کوئی محافظ ہے تو پانی طاہر اور طہور ہے مسئلہ ایک شخص پانی لایا اگر مسلمان

عادل نے کہا کہ یہ نجس ہے تو اس پانی سے وضو نہین جائز ہے ورنہ جائز ہے اگر ایک شخص نے پانی کے
طہارت کی دوسرے نے نجاست کی خبر دی اگر دونون عادل ہین تو ظن غالب پر عمل کرے چاہیے دونون
آزاد ہون یا ایک آزاد اور دوسرا غلام اگر دو غلام نے نجاست کی اور ایک آزاد نے طہارت کی خبر دی
تو لائق نہین کہ وضو کرے اگر دو آزاد ثقہ نے طہارت کی اور دو غلام ثقہ نے نجاست کی خبر دی
تو آزاد کا قول اختیار کرے اور اگر خبر دی لڑکے یا معتوہ یا کافر نے نجاست کی اور ظن غالب اوسکے
صدق کا ہے تو اس پانیکو پھینکدے اور اور پانی سے وضو کرے اگر پاوے اور اگر اور پانی نہ پاوے تو
تیمم کرے اور اگر ظن غالب اونکے کذب کا ہے تو اوسی پانی سے وضو کرے اگر دونون صورتون مین یعنی
صدق و کذب مین وضو کریگا کافی ہے **مسئلہ** مشکے کے پانی سے وضو کیا اور اوسکی نجاست کا یقین نہین
ہے تو وضو جائز ہے **مسئلہ** جو پانی سے بہاگا اور پانی کے کاسی پر گذرا شمس الائمہ حلوائی نے کہا ہے کہ اگر
بلی نے زخمی کر دیا ہے تو کاسا نجس ہے ورنہ نہین **مسئلہ** خشکی کا سانپ برتن مین مر گیا اگر اوسکے خون
سائل ہے تو پانیکو فاسد کریگا یہ ابی یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک ہے لیکن ابی حنیفہ و محمد رحمہما اللہ کے نزدیک
نجس نہ کریگا **مسئلہ** مشکے مین موزے یا جوتیکا ٹکڑا اگرا نجس نہ کریگا جبتک اوسکی نجاست کا یقین نہو
مسئلہ ایک شخص کے یہان تین مشکے ہین ایک مین گھی دوسرے مین شیرا تیسرے مین سرکا اوس شخص نے
ہر ایک سے ہر چیز نکال کے طشت مین رکھی پھر اوسمین چوہا مرا پایا تو اوسکے دریافت کی یہ صورت ہی کہ اوس
چوہے کا پیٹ چاک کرین گے اگر اوسکے پیٹ سے گھی نکلا تو گھی کا مشکا نجس ہے اگر سرکا نکلا تو سرکیکا مشکا
نجس ہے اگر شیرا نکلا تو شیریکا مشکا نجس ہے اگر کچھ نہ نکلا تو بلی کے آگے رکھین گے اگر بلی نے اوس چوہیکو کہایا
تو گھی اور شیریکا مشکا نجس ہے اور اگر نہ کہایا تو سرکیکا مشکا نجس ہے بواسطیکہ بلی گھی او شیریکو کہاتی ہے اور
سرکے کو نہین کہاتی ہے **مسئلہ** جو پالیسے ہوئے گھی مین گر کے مر گیا تو چوہا اور اوسکے گرد کا گھی نکالڈالین
گے پاک ہوگا اگر پگھلے ہوئے گھی مین نجاست یونہی یا چوہا مر گیا چوہا نکالڈالین گے اور اوسکو چراغ وغیرہ
مین جلا ڈالین گے اور بعض نے لکہا ہے کہ اوسکو اسطرح پاک کرین گے کہ اوس گھی کو ایک برتن مین
رکھکے اسقدر پانی ڈالین گے کہ گھی پانیکے اوپر آجاتے پھر پانی پھینکدین گے اسی طرح تین مرتبہ دھوتین گے
گھی پاک ہوگا **مسئلہ** شیرے مین چوہا مر گیا چوہیکو نکالڈالین گے اور اوس شیرے کو ایک برتن مین
رکھکے پانی ڈال کے اسقدر پکادین گے کہ سب پانی جلجاے جسقدر شیرا تہا رہجاے اسی طرح تین مرتبہ
پکادین گے پاک ہوگا **مسئلہ** شہد نجس ہوگیا تو اسی طرح تین بار پانی ڈال کے پکادین گے پاک ہوگا
چاہے اوسمین نجاست ذی جرم ہو یا نہین یا رنگ آگیا ہو یا نہ آیا ہو **مسئلہ** جو پانی کہ سبیلون پر

رکہا رہتا ہے اوس سے وضو کرنا مکروہ ہے اسواسطے کہ پینے کو رکہا ہے نہ وضو کرنیکو مسئلہ جنگل مین مٹکا پانی کا رکہا ہے
جائز ہے کہ تیمم کرے اور اوس سے وضو نکرے اسلیے کہ وضو کیواسطے نہین رکہا ہے بلکہ پینے کو رکہا ہے اور یہ رکہنا
اس نوع کی اباحت پر دال ہے تو اوسکا استعمال غیر مین نکرے ہان جب بہت پانی ہو تو دلالت کرتا ہے کہ پینے
اور وضو دونون کے لیے رکہا ہے تو وہین بیٹہہ کے وضو کرے اور وضو کیواسطے یہ پانی باہر نہ لے جائے
پینے کو باہر لیجائے مسئلہ پانی مغصوب سے وضو کیا جائز ہے اور مکروہ مسئلہ پانی پینے کو مسجد یا راہ مین
رکہا ہے اوس سے وضو نکرے مسئلہ بلی نے برتن یا کپڑے پر پیشاب کردیا نجس کریگا اسی طرح جو ہر کیا [illegible] ابو
ابو جعفر رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ برتن کو نجس کریگا نہ کپڑیکو اور پیشاب اور بیٹ چمگادڑ کی نجس نہین کرتی ہے
مسئلہ نئی صراحی مین شراب رکہی پہر اوسکو خالی کیا جبتک اوسمین رنگ یا بو یا مزا باقی ہی بالاجماع وہ
صراحی نجس ہے اور اگر بو اور مزا اور رنگ جاتا رہا تو تین بار دہونے سے ابی یوسف اور ابی حنیفہ رحمہما اللہ کے
قول پر پاک ہوگی اور محمد رحمہ اللہ کے قول پر پاک نہوگی مسئلہ انجورہ مین پانی پیکے شراب رکہی پہر خالی
کیا جبتک بو اور مزا اور رنگ باقی ہے بالاجماع نجس ہے اور اگر یہ سب جاتا رہا تو دہونے سے بالاتفاق
پاک ہی مسئلہ حاکم شہید نے ابی یوسف رحمہ اللہ سے ذکر کیا ہے کہ تہوک یا بلغم یا رینٹ اگر وضو کرنیوالے کے
برتن مین گرے وضو جائز ہے اور مکروہ مسئلہ [illegible] نے کسی برتن مین کہایا اور اوسکے منہ سے اوس مین
کچہ گرا تو اوسکا کہانا مکروہ ہے مسئلہ مشکے مین بلی گری اور اوسی وقت زندہ نکلی اور کسی نے اس پانی سے
وضو کیا جائز ہے مسئلہ زندہ وحوش پانی پر گذرا اور یقین ہوا کہ اوسنے پانی پیا تو نجس ہے ورنہ پاک ہے
بیسوان چشمہ حمام کے حوض کے حکم مین مسئلہ حمام مین جانا مشروع ہے مرد اور عورت سب کے
واسطے اور بعض نے اسکے خلاف کہا ہے اور مروی ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم حمام مین تشریف
لے گئے اور صفائی لی اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ حمص کے حمام مین داخل ہوے لیکن حمام مین
اوسوقت جانا مباح ہے جب کوئی شخص اوسمین ننگا نہو مسئلہ حمام کے حوض کا پانی سبکے نزدیک طاہر ہے
جبتک یقین نہو کہ اسمین نجاست گرے مسئلہ کسی نے اپنا ہاتہ نجس حوض مین ڈالا اگر حوض کا پانی ٹہہرا ہوا ہے
کہ نہ اوسمین منبے سے پانی آتا ہے نہ لوگ اپنے کاسے ڈبوتے ہین نجس ہوگا حوض کا پانی اور اگر لوگ اپنے
کاسے ڈبوتے ہین لیکن منبے سے پانی نہین آتا ہے یا منبے سے پانی آتا ہے اور لوگ اپنے کاسے نہین ڈبوتے
ہین اسمین اختلاف ہے اکثر اسطرف ہین کہ حوض کا پانی نجس ہے اسپر فتوی ہے اور اگر لوگ اپنے کاسے پیہم ڈبوتے
ہین اور منبہ سے بہی پانی آتا ہے اسمین بہی اختلاف ہے لیکن اکثر اسطرف ہین کہ نجس نہین ہے اسی پر
فتوی ہے مسئلہ جو شخص کہ حمام مین گیا اوسکو چاہیے کہ اتنا ٹہرے کہ اچہی طرح نہالے اور پانی بہائے

بے اسراف **مسئلہ** حمام کا حوض نجس ہوا اور اوسمین پانی داخل ہوا طاہر نہوگا جبتک نہ نکل جاوے جسقدر
اوسمین پانی ہے تین بار اور بعض نے کہا کہ جسقدر پانی ہے اگر ایک بار نکل گیا طاہر ہوگا واسطے غلبہ پانی جاری
کے اور اول اولی ہے **مسئلہ** حمام کا حوض نجس ہوگیا اوسمین سے کسی نے اپنے کاسے مین پانی لیکے منبع
کے نیچے رکھدیا منبع کا پانی داخل ہوا اور کاسے کا پانی بہا اگر اوس سے وضو کیا جائز نہین ہے اور بعض
متاخرین نے کہا ہے کہ جسقدر پانی کاسے مین ہے اگر اوس سے زیادہ نکلگیا وضو جائز ہے یہ بات اوسوقت
ہے جب منبع سے کچھ پانی نکلا اور جاری ہوا اور اوسمین کوئی اثر آثار ثلثہ مذکورہ سے باقی نرہا اور اگر کوئی اثر
آثار مذکورہ یعنی مزے یا رنگ یا بوسے باقی رہا طاہر نہوگا اگرچہ بہت نکل گیا ہو **مسئلہ** ایک شخص حمام مین گیا
اور غسل کیا اور باہر نکلا بے پیر دہوے کچھ مضائقہ نہین واسطے ضرورت کے اور نماز جائز ہے اسی پر فتوی
ہے اور بعض کتاب مین دوسری روایت ہے کہ لازم ہے اوسکو دونون پیر دہونا ہر حال مین چاہیے یقین
ہو کہ اوسمین جنب ہے یا نہین **مسئلہ** کسی نے حمام مین پیشاب کیا پہر اوسمین وضو کیا اسمین اختلاف
ہے لیکن ظہیر الدین رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ اگر اسقدر پانی زمین پر گرا کہ قلب مطمئن ہوا کہ پیشاب بہگیا تو طاہر
ہے **مسئلہ** جاے طہارت مین پیشاب کرنا مکروہ ہے اور سبب مفلسی کا ہوتا ہے **مسئلہ** جو پانی کہ حمام کی
زمین پر بہتا ہے اصح روایت ابی حنیفہ او ابی یوسف رحمہما اللہ مین یہ ہے کہ یہ پانی طاہر ہے جبتک یقین نہو کہ
اوسمین جنب ہے **خاتمہ** مسائل متفرقہ کے بیان مین **مسئلہ** بخارات جو حمام کے دیوار او چہت سے
بسبب آگ گرم ہونیکے ٹپکتے ہین اگر کپڑے پر ٹپکے تو نجس کرینگے بعض کے نزدیک اور مختار یہ ہے کہ نجس نکرین
گے اگرچہ ناپاکی جلائی گئی ہو یا اصطبل مین لید وغیرہ جلائی گئی اور اوسکی چہت مین برتن لٹکا ہے اس آگ
جلنے سے اوسمین سے قطرہ بخارات کے ٹپکنے لگے قیاساً نجس ہین اور استحساناً نجس نہین ہین اور اسکا اصل
اسمین یہ ہے کہ اگر کسی جگہ نجاست جلائی جاے اور اوس مکان کی دیوار وغیرہ سے بسبب اسکی گرمی کے
بخارات ٹپکے اگر اسمین اثر نجاست کا ہے نجس کرینگے ورنہ نہین **مسئلہ** بکری کا بچہ پیدا ہوتے ہی پانی مین
گرا اور مرغی کا بیضہ نکلتے ہی پانی یا شوربے مین گرا فاسد نہ کریگا **مسئلہ** دودہ گہی کا پانیکو فاسد کریگا یا نہ
فاسد نکریگا جبتک بہت نہو **مسئلہ** ہڈی اور پشم اور بال اور پٹھا اور سینگ اور سم اور کہر اور جہلی اور خشک
اور گوشت مردے کے چیزونکا خشک او تانتی واقت جب یہ سب چیزین خشک ہوان اور اسپر چربی نہو
اگر پانی مین گرین فاسد نہ کرینگے اور ان سب سے نفع لینا مباح ہے ابی حنیفہ او ابی یوسف رحمہما اللہ
کے قول پر **مسئلہ** سور کے بال اگر پانی مین گرے فاسد کرینگے اسلیے کہ نجس العین ہے اسی طرح سور کے
سب اجزا نجس ہین **مسئلہ** نافہ مشک کا طاہر ہے بالاتفاق **مسئلہ** جیسے کی درندون وحوش کی بعد

ذبح کرے اگر پانی مین گری ابو جعفر رحمہ اللہ نے کہا ہے پانیکو فاسد کریگی یہی مختار ہے **مسئلہ** کتے نے انسان کا جسم یا کپڑا غصہ مین پکڑا تو نجس ہوگا
اسواسطے کہ غصہ مین دانت سے پکڑتا ہے اور اوسین تری نہین ہوتی ہے اور اگر کہیل مین پکڑا تو نجس کریگا اسلیے کہ کہیل مین دانت اور ہونٹھہ دونو ن
سے پکڑتا ہے اور ہونٹھونمین تری ہوتی ہے اور بعض نے کہا ہے جبتک تری نہ دیکہے کپڑا اور جسم نجس نہوگا اگرچہ کتے نے غصے یا کہیل مین پکڑا ہو یہی
مختار ہے **مسئلہ** نجس مٹی پانی مین ملی یا پانی نجس مٹی مین ملا نجس کریگی واسطے ترجیح نجاست کے احتیاطًا یہی مختار
ہے **مسئلہ** کنوین مین پرانا موزہ یا جوتا یا چمڑے کی سپر جسے لڑکے کہیلتے ہین گری اگر وہ عین نجاست کا یقین ہے
تو کنوان نجس ہوگا ورنہ نہین **مسئلہ** امام حلوانی رحمہ اللہ نے کہا کہ جو کیڑے کہ نجاست سے پیدا ہوتے ہین نجس
نہین ہین اور اسی کلیہ سے استثنا کیا کہ جو کیڑے پاخانہ یا پیشاب کے مقام سے نکلتے ہین وہ نجس ہین اگرچہ اون مین خون سائل
نہین ہے لیکن فقیہ ابو جعفر رحمہ اللہ نے غریب روایت مین ذکر کیا ہے کہ وہ طاہر ہین **مسئلہ** لکڑی نجاست بہری او غلیظ
جلایا گیا راکہ ہوگیا وہ راکہ تہوڑے پانی مین گری فاسد کریگی اسیطرح اگر گدہا کان نمک مین گرا اور نمک ہوگیا یہ نمک نہ کہایا جاییگا
یہ سب ابی یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک ہے اسواسطے کہ اجزا اسکے نجس ہین تو باقی رہی نجاست من وجہ اب نجاست سے احتیاطًا
بچنا چاہیے اور محمد رحمہ اللہ کے نزدیک طاہر ہے نمک کہایا جاییگا اور راکہ اگر تہوڑے پانی مین گری فاسد نکریگی مثل شراب کے
جب سرکا ہو جاسے اسی پر فتوی ہے **خاتمہ کتاب** حمد پروردگار دریای ناپیدا کنار ہے برے بڑے تیراک ہاتہ پاون
مار کر تہکے نہ تہاہ ملی نہ ساحل تک پہونچے گو اپنے اپنے ظرف کے موافق بہر لیا اپنے زعم مین احاطہ کر لیا مگر جب غور کیا معترف
قصور ہوے خیال باطل نہ لیسے دور ہوئی تا خوفناک حق معرفتک کے سوا چارا نہوا دم مارنیکا یارا نہوا مگر حباب دین قویم بحر رسالت
کی پناہ لی کنارہ دیکہا کعبہ مقصود کی راہ لی اوس ناخدای زورق ہدایت نے ورطہ ہلاکت تلاطم کفر و ضلالت سے بچایا ساحل
نجات تک پہونچایا جاری ہے چشمہ فیض اسلام ہوا سیراب ہر تشنہ کام ہوا آل اطہار کے لیے کہ آشنای قلزم طریقت تہے مثل
اہلبیتی کمثل سفینۃ نوح کا حکم آیا اور یاران رفیق اختصاص اصحابی کالنجوم کا خطاب پایا جہر دین محمدی کو چمکایا محیط معرفت کو
بڑہایا کسی گمراہ کو رباطن نقش ہستی سیل فنا سے مٹایا رلج لیا کسی مغرور کو صولت محمدیہ سے دبکایا اخراج لیا شجرہ طیبہ آبیاری صحابہ و
تابعین سے سبز و شاداب ہوا سبزہ خوابیدہ کفر پامال و خراب ہوا چار دانگ عالم مین اسلام کا رواج ہوا سارے جہان مین محمدی کا راج ہوا
علیہ افضل التحیات اکمل التسلیمات آمین ثم آمین بعد اسکے پوشیدہ نہ رہے کہ اندنون شفیق دلی انیس ازلی قلزم محبت امتنان عمان فیض و
احسان محمد عبدالواحد خان نے راقم سے کہا کہ گو مسائل پانی کے کتب فقہ مین مسطور ہین مگر کم استعداد استخراج سے معذور ہین
اور مطلب نکال لینے مین غوطے کہاتے ہین طاہر کو مستعمل نجس کو طاہر بتاتے ہین مناسب ہے کہ ایک رسالہ اردو مین تحریر ہو
فقہا کی بی کم و کاست تقریر ہو کہ طاہر و نجس کی کیفیت کہل جای اہل خرد کی میزان نظر مین تل جای یہ ایمای شفیق
کن کی روش کشتی طبع کا رہبر ہوا خامہ مؤلف کا اس بحر بیکران پر گذر ہوا تا دہان قصد کے مستول پر ہمت کی پال
چڑہای باد مراد فکر معین ہوئی سمت مقصود کی راہ پائی آئی الغفلۃ اور یہ حال اس آغاز کا بخیر انجام ہوا و ادایت

صحیح لکھنے مین بڑا اہتمام ہوا یقین ہے اس یوسف جمال کی ہر شخص کو چاہ ہو عزیز دلہا خاطر خواہ ہوا مستدعی بتقریر
نکتہ چینوں سے یہ ہے کہ غلطی کو بنائین جہان خطا پائین دامن عطا سے چھپائین اور جو فائدہ اوٹھائین
شاد ہون راقم و آمر دعائے خیر سے یاد ہون فقط

خاتمة الطبع بعد حمد و نعت کے آشنایان بحر علوم پر ظاہر ہو کہ ان دنون رسالۂ نادرہ و عجالۂ نافعہ بانی طالع
و نحس کے بیان مین مسمی بہ **حشمۂ فیض** تالیف عمان علم و ہنر آشنائی قلزم حدیث و خبر فضیلت مآب کمالات اکتساب
مقبول درگاہ واحد جناب مولوی **علی محمد** سلمہ اللہ الصمد جنکا فیض ہدایت عام ہے اور ارشاد و مواعظ سے مستفیض گروہ
انام ہے خلف رشید اکمل الکملا افضل الفضلا مایۂ نازش ورق فروع و اصول غواص محیط معقول و منقول ہادی دین
مبین خضر طریق صدق و یقین مولانا **محمد معین** اسکنہ اللہ فی اعلی علیین با ہتمام ہیچمدان امیدوار فضل یزدان
محمد عبد الواحد خلف محمد مصطفی خان اسکنہ اللہ فی الجنان بار دوم مطبع مصطفائی واقع محلہ سودھنگرین بماہ ذی الحجہ
۱۲۸۶ ہجری کو حلیۂ طبع سے آراستہ ہوا

قطعۂ تاریخ الطباع حشمۂ فیض از نتائج افکار سید مقصود عالم رضوی المخاطب حسب ذات الحرا

زہی مفتی بحر علم و کمال	کہ اسکی مصنفا ہوا آب زلال	علی نام محمد چو سایم رسم	درنام نامی یکیت اورم
رہی فیض شدہ بحر تاریخ ترا	چو سبزہ بلد دانہ و اصل و فرع	بتفسیر سا بحر جاری تمود	ز نخل حدیث آبیاری نمود
شدہ ابر غور بش چو سایہ فگن	سوے فصل جاہ آمد قطرہ ازو	اگرچہ بایں مسئلہ تنگ تخت	شد از تیشۂ فکر او سخت لخت
بفکرش کہ مہر جہانتاب گشت	دل سنگ انگر مثل آب گشت	ز بس حکمت کہ شد منہج کلیس	شدہ خضر و الیاس ازو حسن خوان
ز جاہ معانی سپے مستغلہ	برآمد چہ یوسف مسئلہ	ہر آنکس کہ شوق ہمین چشمہ	دو صد خضر و الیاس ہمراہ شد
کجا خامہ و نسخۂ جان فزا	بکوزہ چسبان بحر ہم بحر را	ز قطرہ کجا و صف دریا شود	کجا ذرہ خورشید سیما شود
درین رہ مدد جا علم شد خضر	پے سال سائل الم شد ز حضر	بمقصود نمود از الطاف	بگو منبع خیر جاری بخو

الیضا ــ مستزاد

دامن فکرم کہ بودہ تحقیق	رخت سوے آب حیوان بیچ اسکند	بار از وصد رستہ نظم از رشتہ گوہر کشید
بحر سال حشمۂ فیض کہ بستہ روح	کشت بیاد وز زبان تحریر چون مقبول	از پئے نظارہ چشمۂ طبع تو ہر لیکن گرد
برد دو لفظ جا از بحر شان تاریخ عم	فکر خورد جا واقف خموشی گشتہ باد	یوسف عمری جا بند از یاد بجو

تاریخ طبع عیسوی از نتائج طبع شیخ محمد جان صاحب متخلص بہ شاد

کتابی در طہارت طبع گردید	نظیر جاہ حیوان چشمۂ فیض	سنیں عیسوی شد مصرع سالی	بود جاری ہمیش آن بہ ہر ۱۸۶۹

تاریخ الطباع ناظم بے ہمتا مولوی محمد وصیح الدین صاحب لکھنوی

چو کرد طبع این نسخہ دوبارہ	شمیم عبد واحد جان خوش ذوق	و فا العصر بر اسال طبعش	کتاب لا جواب در بیانش ۱۲۸۶

فجاء اللصوص وذهبوا إليّ بالبندقة
پس آمدند غارتگران و بگذاشتند سوی من تفنگ را
فتنكبت عني ووقتها الشر إلى ما رأيت
پس بگذشت نشانه از من و محفوظ ماندم پس و تنبیه دیدم
أهل كليانة قد تعودوا الإسراف
صاحبان کلیانه را که باز گشتند در فضول خرچی
والتبذير ورأيت فيهم أيضا بدعات
و هم آگنده کردن مال و دیدم در میان اینها نیز بدعتها
ابتدعوها فارتكبوها فصرت
که نو پیدا نموده اند در دین آنها و مرتکب آنها شدند پس گشتم
أعظهم بالقرآن والحديث أعظ
که پند دهم آنها را بالقرآن و حدیث و نصیحت دهم
غيرهم في البلاد والقرى حتى عظت
سوای آنها در شهرها و دیهها تا آنکه پند دادم
أهل مندسور في مصلاهم يوم العيد
مسلمانان مندسور را در عیدگاه روز عید
وكانوا زهاء ثمانية آلاف وكان
و بود جماعت آنها قریب هشت هزار و بود
ذلك من سنة ١٨٧٣ إلى سنة ١٨٦٦ ثم كان

کہ ڈاکون نے بندوق چلائی گولی
نہ لگی سنہ ١٨٦٣ سے سنہ ١٨٦٦ تک
کلیانہ کی بہت سے فضول خرچیاں
اور بدعتیں وعظ و نصیحت سے
موقوف کرنے کے علاوہ کئی
شہروں اور گانوں میں وعظ کہتا
پھرتا رہا منجملہ اون کے مندسور
کی عیدگاہ میں عید کے دن
مجمع کثیر آٹھ ہزار مسلمانوں میں
وعظ کہا

این در سنه ۱۲۶۲ تا سنه ۱۲۶۶ بوده باشد

دُخُولِي بَلْدَةَ اُودَے پُور سَنَة ۱۲۶۶ع

درآمدن من شهر اودے پور سنه ۱۲۶۶ع

وَقَدْ لَسَعَنِي هُنَاكَ حَنَشٌ اَسْوَدُ فِي

مرا نیش گزید مار سیاه در

رِجْلِي فَمَا عُوفِيتُ مِنْ ذٰلِكَ اِلَّا بِفَضْلِهِ

پاے من پس نه شفا یافتم ازین مگر بفضل خدا

تَعَالىٰ بَعْدَ مَا قَاسَيْتُ شَدَائِدَ مُؤْلِمَةً

بعد برداشتن سختیهای دردناک

ثُمَّ عُيِّنْتُ رَاسَ الْمُدَرِّسِيْنَ فِي تَعْلِيْمِ الْعَرَبِيَّةِ

باز چون مقرر شدم مدرس اول در آموختن عربی

وَالْفَارِسِيَّةِ فِي الْمَدْرَسَةِ مَهَارَانَا وَالِيْ

و فارسی در مدرسه مهارانا والی

وَفُوِّضَ اِلَيَّ اَمْرُ مِسَاحَةِ الْاَرْضِ وَتَحْدِيْدِهَا

سپرده کرده شد بسوی من کار پیمایش زمین و حد بستن آن

فِي قُرىٰ گرَاوَه ثُمَّ فِي سَنَةِ ۱۲۶۹ع

در دیهات گراوه باز در سنه ۱۲۶۹ع

شَرَعَ مَهَارَانَا سَنْبُوسِنْگه فِي تَعَلُّمِ

آغاز کرد مهارانا سنبوسنگه در آموختن

سنہ ۱۲۶۶ میں اودے پور میں وارد ہوا
اسکا لے ناگ نے پاؤں میں
کاٹا علاج سے غایت درجہ
تکلیف پانے کے بعد
بفضل خدا تعالی شفا پائی
سنہ ۱۲۶۷ میں مدرس اول
عربی اور فارسی کا
مہارانا اسکول میں مقرر ہوا
پھر مہتمم حد و بست پرگنہ گروہ
تحصیل حضوری کیا گیا سنہ ۱۲۶۹ع
میں مہارانا سری شنبو سنگھ
جی مجھسے فارسی اور اردو پڑھنے
لگے۔

الفارسيّة والأردو ومنّي ترقّي

فارسی و اردو از من باز ور

سنة ۱۸۷۳ع جُعِلَ لي أمر القضاء في محكمة

سنه ۱۸۷۳ع گردانید مرا حاکم در محکمه

المرافعة التي ترفع فيها القضايا المنفصلة

اپیل که پیش مے شدند دران مقدمات فیصل شده

في محكمتي الديواني والفوجداري

در هر دو محکمه دیوانی و فوجداری

فصار مهارانا سجن سنگه في أوائل

وگشت مهارانا سجن سنگه در ابتدای

عهده يتعلّم منّي الأردو ثمّ شرّفني

عهد خود بیاموختن از من اردو و باز شرف داد مرا

بأن جعلني ممّن يصاحبه ويلازم حضرته

تا آنکه گردانید مرا از آن کسانیکه مصاحب او بودند در حضور او

ثمّ في سنة ۱۸۷۶ع جعلوني فيمن يدبّرون

بیماندند پس در سنه ۱۸۷۶ع گردانیدند مرا از آنها که تدبیر کار

أمر التعليم وفي سنة ۱۸۷۷ع لمّا اشتكت

تعلیم مے کردند و در سنه ۱۸۷۷ع وقتیکه نالشی شده بود

سكّان الجبال ممّا نالهم من جور

سنه ۱۸۷۳ع مین محکمه اپیل صدر عدالت

دیوانی اور صدر نظامت

فوجداری پر حاکم مقرر ہوا۔

سنه ۱۸۷۴ع مین مہارانا

سری سجن سنگه جی کو ابتدا

مسند نشینی مین چند مہینے

اردو پڑھائی پھر آخر تک

مصاحبت مین رہا۔

سنه ۱۸۷۶ع مین سررشته

تعلیم کا ممبر مقرر ہوا۔

سنه ۱۸۷۷ع مین ضلع

مگرہ کی رعایا کے حاکم اور

باشندگان کوهستان از قوم بهیل با نچه رسید آنها را از ظلم

حکامهم وعمالهم الی الملک الموصوف

حاکمان و عاملان آن بسوی ملک موصوف

امرنی بالتفقد لمساکنهم لاجل النظر

امر کرد مرا بجستجو بسوی آبادی آنها برای چشم

فی شکایتهم والتفحص عن امر الحکام

در شکایات آنها وجستجو کنم از کار حاکمان

فتفقدت الیهم فکان مدة ما ربع

پس آهنگ کردم بسوی آنها پس از روستا آنچه جمع کرده شد

الی من المالیة ثلاثة الاف

بسوی بیش از سه هزار

قریة وکان مقدار ما ثبت علی الحکام

مثل و بود اندازه آنچه ثابت شد بر حاکمان

مما غصبوا من مال البلد وله ثلاث

ازانچه غصب کردند از مال سرکار سه لک

مائة الف وخمسین الفا وکان

و پنجاه هزار و بود

الافغانیون العسکریة الصباحون

افغانان لشکر یا سرداران کسانیکه

دوسرے افسرون پر
نالشی ہونے سے اعلےٰ
اختیارات کے ساتھ
تحقیقات غبن اضلاع نگرہ
کے دیہات مین جا کر کی جنکی
تین ہزار بستیون کی ترتیب
سے ساڑھے تین لاکھ (۳۵۰۰۰۰)
روپیون کا غبن حاکمون اور عاملون
کی نسبت ثابت ہوا
سنہ ۱۸۷۸ء مین ولایتیون کی
فوج کے اثنا تحقیقات
غبن مین ایک ولایتی نے
جسپر بندوق چلائی عنایت ایزدی
سے گولی نہ لگی

وَجَعَلُوهَا فِي أُمُورٍ يُفَوَّضُ مَا يَتَعَلَّقُ بِهَا
سپرنڈنٹ ورد و را و را سپرد اصلاع مقرر
مِنْ نَوَاحِيهَا وَكَانَ لِيَ الْإِطْلَاقُ
از اطراف آں و بودم حاکم با اختیار در
اقْتَضَايَا الْمُجِسْتْرِيتِيَّةِ وَمَعَهَا قُلْتُ
اجراء مقدمات فوجداری و با وجود این شغل
أَمْرُ الْفَصْلِ فِي الْمُطَالَبَاتِ وَحُوِّلَ إِلَيَّ أَمْرُ
شده جج در مقدمات دیوانی و گردانیده شد بر
تَصْفِيَةِ الْبَلْدَةِ وَحِفْظِ الصِّحَّةِ وَالْبِنَا
سپرد من کار صفائی شهر و حفظان صحت و بیر
وَكَانَ الْإِهْتِمَامُ إِلَيَّ فِي سِتَّةٍ وَعِشْرِينَ
بود در روشنی سوی من در بست و شش
صِيغَةً مُخْتَلِفَةً مِثْلَ التَّنْوِيرِ وَرَشِّ الْمَاءِ
کارخانه مختلف مانند روشنی و آب پاشی
فِي الطُّرُقِ وَبِنَاءِ الْكَنِيفِ وَرَفْعِ
در راه و بنا کردن جاهائے رفع حاجت
نَتْنِهَا وَتَعْمِيرِ السَّابِقِ وَتَرْتِيبِ
و دور کنانیدن گندگی آں و تعمیر کردن با مهائی درستی
أَسْوَارِ السُّوقِ مِثْلَ التَّسْعِيرِ وَتَفَقُّدِ أَمْرِ

ڈسٹرکٹ سپرنڈنٹ
پولس ہوا جسمین مجسٹریٹی کے
اختیارات کلی حاصل تھے اور
اسی کام کے ساتھ
جج مطالبات خفیفہ اور
کمشنر میونسپلٹی اور
حفظان صحت مقرر ہوا اور
جدید انتظام سے
چھبیس کارخانجات متفرق
مثل شہر کے روشنی اور
چھڑکاؤ اور بم پولس اور بازارات
کی درستی اور بازاروں کی چودھرات
وغیرہ کا کام انجام دیتا رہا

کارہاے بازار مثل نرخ مقرر کردن و پرسش گرانی
الغلة وغيرها من الماكولات وجميع ما ينتفع
غلہ نمودن در نبودن آنچہ بوئے غیرہ از اسباب خوردنی و تمام اشیائے کہ نفع مند میشد
بها الناس وقد رأيت رجلا من المساكين
از انہا مردمان و ہر آئینہ دیدم مردے را از تنگدستان
ينادي لما اشتد به من الفقر والجوع
منادی میکرد بسبب آنکہ سختی رسیدہ بود او را از فقر و گرسنگی
أمنكم من يستخدمني ويعطيني ما اسد به
آیا کسے ہست از شما کہ خدمت گیرد از من و بدہد مرا آن چیزے کہ دفع کنم بہ آن
جوعي فبنيت دار المساكين يعطى لهم
گرسنگی خود بنا کردم محتاج خانہ داده میشود آنہا را
فيها الطعام والشراب واللباس
در آن نان و آب و جامہاے
ويداوى من كان له مرض وكان
دوا کردہ میشود و دوا براے ہر کسے کہ لاحق شدہ او را مرض
ارباب المواشي يتركونها سدى مهملين
و بود صاحبان مواشی کہ واگذاشتند آنہا را آوارہ و بیکار
لما تسن وتهرم فبنيت لها [illegible] کانجی ہوس
بسبب پیر شدن و ضعیف بودن ایشان بنا کردم براے آنہا کانجی ہوس

ایک آدمی کو غایت درجہ محتاج
دیکھکر اور اوس کی اس ندا کو سنکر
کہ کوئی مجھسے چاکری لے اور مجھکو
ٹکڑا دے محتاج خانہ قایم کیا
جس مین محتاجون کو روٹی کپڑے
اور علاج کا بندوبست عمدہ تہا اور
شہر مین جن لوگون کے پاس مویشی
تھے وہ اونکو آوارہ چھوڑ دیتے
تھے خاص کر اوس حالت مین کہ
جب وہ بڈھے اور بیمار ہو جاتے
تھے اون کے لیے کانجی ہوس
بنایا

محروسة وتعلقت تسقي قرار عامة

که محافظت کرده [illegible]

أهل أودي بور فسخط أعني لما أجريت

تمام اهل شهر اودی پور از این انتظام [illegible]

عليهم هذه الصيغ والقوانين أرادوا

کردیم بر ایشان کارخانها وقاعدها را وارادہ کردند

أن أعزل عما وليت عليه فغلقوا

معزول کرده شوم از انچه حاکم گردانیده شده ام بر او پس بند کردند

الأسواق وقعدوا عن البيع فيها والشراء

بازارها را و موقوف [illegible] خرید و فروخت [illegible]

فما فتحوها إلا بعد سبعة أيام لما نبههم نبيه

پس نکشادند آنها را مگر بعد هفت روز وقتیکه سرزنش کرد آنها را [illegible]

عما كانوا عليه من الخطأ في ذلك وأراهم

از خطا که بودند بر او [illegible] آثار

وجه الصواب فيما فعلت لما كانت البغاوة

[illegible] اسلام [illegible] کرده [illegible]

من سكان الجبال اجتمع الألف من قوم

از شهر کان کوه ها [illegible] جمع [illegible] از قوم

بهيل في قلعة ادسي گڈه واحتووها [illegible]

جسمین اون کی گہاس اور پانی
اور دوا داروکا پورا انتظام تہا
ان باتون سے اودی پور کے
لوگ مجہسے ناراض ہوے اور
مجہکو نکالنا چاہا اس لئے ہڑتال کر
خرید فروخت عام طور سے
بند کردی ساتہہ دن کے
بعد جبکہ رزیڈنٹ صاحب
نے تنبیہ کی تب دوکانین کہولین
اور اون کے سمجہانے سے
اپنی خطا پر نادم ہوئے
پہر گروہ کے بہیلون نے
بغاوت کی اوسی سبب
سے ارسی گڈہ کے ہزارون
بہیل جمع ہوکر قلعہ ارسی گڈہ
مین جو سوار پیدل پولس کے
تہے

كيكڑي الواقعة في جانب الشمال من
كيكڑي كہ واقعست بجانب شمال از
اجمير قطعة استطالت من الغمام مثل اسطوانة
اجمير ہر آئينه پاره از ابر مانند اسطوانه
وقعت بغتة على الارض ثم غابت
افتاد ناگہان بر زمين وغائب شد
فقصدت ذالك الموضع فرأيت
پس آہنگ كردم دران موضع وديدم
آثار ثلثة اقدام مثل قدم الانسان
نشان ہاي سہ قدم مانند قدم آدمي
طول كل قدم يسع مسقط جسد الانسان
درازي ہر قدم بوسعت جسم انسان بود
وكان بين كل قدم مسافة ثلثين
وبود درميان ہر قدم فاصله سي
فيت انخفضت الارض من شدة
فٹ وشگافته شد زمين از سختي
وقوعها ما علمت وجهها وفي سنة ١٨٦ع
اتفاق افتاد وندانستم سبب آنرا ودر سنہ ١٨٦ع
عينت طبيبا في رياسة اسين المتعلقة

كيكڑي ضلع اجمير كے شمال
مين دو كوس كي دوري پر سمے پہر
كو پاره ابر زمين تك ستون
كي مانند دفعةً كهڑي ہوكر
غائب ہوجانے كا
مين نے اور سبہون نے
ديكها جہان تين نشان
قدم آدمي كے نہايت بڑے
جسمين آدمي سما جاوے
تيس فيٹ كے درمياني فاصلہ
سے نظر آئے قدم كے
دباؤ سے زمين مين درزين
پڑ گئي تهين جسكي وجہ
مجكو معلوم نہوئي —
سنہ ١٨٦ع مقام اسيند مين
بعهدہ طبابت حكيم مقرر ہوا

معروسدم طبیب درریاست آصلین

مملكة متواتر تصرت اداري فيها

ک مواتر گشتم که دوا میکردم در آن

وفي سنة ۱۸۶۲م اتهموا امراة بانها عين

در سنه ۱۸۶۲ء متهم کردند زنے را کہ بیک آسیب چشم

واصابت رجلا بعينها وزعموا انها

آسیب رسانید مردی را حاوی خورده گمان بردند

اخذت كبده من بطنه فقتلته

که بگرفت جگر او را از شکم او و او را قتل آن

ثم ارادوا قتلها فمنعت عن ذلك

کردند پس باز داشتم از ین

ثم كشفت بطن الميت و

پس شگافتم شکم میت را و

اريتهم كبده سالمة ونجيتها

وانمودم آنها را جگر او سالم و خلاصی دادم او را

من القتل وكنت اني في ميرحسين ده

از کشتن - و بودم در ... مسجد

المتعلقة بأجير راقد على دكان

متعلقه با اجیر خوابنده بر دوکان

سنہ ۱۸۶۲ء میں ایک آدمی کے
مرجانے پر ایک عورت کو
کلیجہ کھا جانی کی علت ڈائکن
قرار دیکر لوگون نے مار ڈالنا
چاہا مینے روک کر شکم میت چیر کا کلیجہ
دکہا دیا اور اوس عورت کو مار ڈالنے
سے بچائی مسودہ متعلق اجیر کی
دوکان مین رات کو سوتا تہا